در مکنون شوکت علی مطبوع

سیرت ۱۲۱

خدای عزوجل کی توفیق سے

در المکنون

ترجمہ

سر الحروف

مطبع [illegible] پریس [illegible]

فہرست دُرالمکنون اور غلطنامہ اوسکا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٢	١	بنت	بعث	٢١	٩	آنکو	انکو
٢	٣	مُخلق	خُلق	٢١	١٩	تنین	نہین
٢	٧	کرکیا یہ	کر کیا یہ	٢٢	٦	اذکر	ذکر
٣	٧	بائیہ	بایہ	٢٢	٨	تیسرے	تیسرے
٣	٨	سرور المحزون	سرو الحزون	٢٣	١	الیہ بنت	عالیہ بنت
٣	٥	ترجہو	ترجبہ	٢٣	٢	صلت	صلت
٣	١٩	قہر	قہر	٢٣	١١	حسکا	جسکا
٤	١٩	اُم ایمن	اُم ایمن	٢٥	١٥	طاہرا	طاہر
٦	٣	میسرہ	میسرہ	٢٦	٧	سفیو	سفینہ
٦	٦	ئے انیث	روایت	٢٦	١٧	خارثہ	حارثہ
٧	٢	بہر	پہر	٢٦	١٨	پلال	بلال
٧	١٦	بیبی	بی بی	٢٦	١٩	بہنچا	پہنچا
٩	١٣	طوف	طواف	٢٧	٣	احدا	احد
١٥	١	چسم	چشم	٢٧	٨	بخاسی	بخاشی
١١	٣	اکے	آپکے	٢٧	١٣	بہیجا	بہیجا
١١	٤	اور اپنے	اور آپکے	٢٧	١٨	پہیجا	بہیجا
١٣	١٩		اور بیٹی بارہ	٣٢	١	کہتے	اتنے
١٣	٨	بہن	بہن	؍؍	١٠	مہدری	مہندری
١٤	١٠	چال	حال	٣٠	٤	ولاہی	والاہی
١٦	١٧	آپ اپکر	آپ کو	٣٢	١١	حسن	حسین
١٦	١٩	بیٹ	بیٹھ	٣٣	٤	دسم	وسلم
١٩	٨	مقعد کر	مقصد کے				
٢٠	١١	نہین	نہین				
٢١	٤	جنبیہ	جیبہ				

اُفَوِّضُ اَمْرِی اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَاد

حسب فرمایش فاتحہ کتاب سعادت ازلی حافظ محمد حسن علی مترجم خلف الصدق جناب شیخ امیر علی صاحب شاہجہانپوری ثم کلکتوی

وعلی ہیئت کتاب مستطاب اعجاز مشحون اعنی نسخہ

باہتمام و تصحیح خان عالی دودمان محمد عبد الرحمن خان

صاحب خلف مولوی ناصر الحکمۃ مولیس کانپور مسمی تمام بالا کلام مرزا احمد مرزا بیگ

مطبع نوہندستانی کانپور میں طبع ہوئی



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله العلی العظیم الجواد الکریم الذی بعث

سب تعریف ہے اللہ برتر بزرگ دینے والے بخشش کرنیوالے کو جسنے بھیجا

فینا نبیا امیا بالذکر الحکیم والدین القویم والخلق

ہماری درمیان میں نبی امی ہمیں ساتھ مضبوط نصیحت یعنی قرآن شریف اور مضبوط دین اور بزرگ

العظیم وھدانا بہ الی الطریق السوی والصراط

عادت کے اور پونہچایا ہمکو سبب اوس پیغمبر کے برابر رستے اور سیدھی راہ پر

المستقیم ولنعم ما قیل فی وصفہ شفیع مطاع

اور کیا خوب شعر کہا گیا ہے اوس پیغمبر کی تعریف میں یعنے شفاعت کرنیوالے اور انکا حکم مانا گیا

نبی کریم قسیم جسیم نسیم وسیم صلی اللہ علیہ

پیغمبر بخشش کرنیوالے ہمکو اور حسن والے اچھے بدن والے روح خوش کرنیوالے صاحب حسن

وعلی الہ وصحبہ وسلم حق التصلیۃ والتسلیم

رحمت کرے اللہ اوپر اون کی اور اون کی اولاد اور مصاحبوں پر اور سلامتی بھیجے جو حق رحمت کرنے اور سلامتی بھیجنے کا ہے

وجعلنا فی زمرۃ احبائہ بفضلہ العظیم وکرمہ العمیم

اور کری ہمکو اونکے دوستونکے گروہ میں اپنے بزرگ فضل اور عام بخشش سے

بعد اسکے جرایم ممتلی محمد شوکت علی بن شیخ محمد امیر علی صاحب شاہجہان پوری صدیقی حنفی لکھتا ہے کہ عزیز القدر محمد رفعت علی اور عزیز از جان محمد عبد الحق برادران اعیانی اطال اللہ عمرہما و زاد علمہما و قدرہما اور بعض احباب سلّمہم اللہ نے درخواست کی کہ کتاب سرور المحزون جسکو حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب نور العیون عربی سے زبان فارسی مین ترجمہ کیا ہے اردو کر دیجاوی کہ عامہ مومنین کو بھی نفع ہو لہذا بنظر فائدۂ عام بلا کمی و بیشی مضمون اصل کتاب کے تاکہ پایۂ اعتبار سے ساقط نہو جائے اردو زبان میں ترجمہ کرکے نام اس رسالہ کا درّ المکنون ترجمۂ سرور المحزون رکھا جاننا چاہئے کہ یہ ترجمہ موافق محاورے اردو کے ہی تحت لفظ نہیں اس سبب سے اسمین تقدیم و تاخیر قریب یا بعید بہ نسبت اصل کتاب کے واقع ہوی ہی ناظرین اس امر پر لحاظ کرلین اور جہان کہین خطا لفظی یا معنوی پائین از راہ عنایت اصلاح فرمائین حق سبحانہ تعالی اس ترجمہ کو بطفیل اپنی حبیب کے مقبول فرمائے اور مسلمان بھائیون کو پڑھنے اور سننے کی توفیق دے وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

شروع بیچ بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باپ دادونکی نامون کا

جاننا چاہئے کہ پیغمبر ہمارے محمد ہین درود اللہ کا اونپر اور سلام بیٹے عبد اللہ کے وہ بیٹے عبد المطلب کے وہ بیٹے ہاشم کے وہ بیٹے عبد مناف کے وہ بیٹے قصی کے وہ بیٹے کلاب کے وہ بیٹے مرہ کے وہ بیٹے کعب کے وہ بیٹے لوی کے وہ بیٹے غالب کے وہ بیٹے فہر کے وہ بیٹے مالک کے

وہ بیٹے نضر کے وہ بیٹے کنانہ کے وہ بیٹے خزیمہ کے وہ بیٹے مدرکہ کے
وہ بیٹے الیاس کے وہ بیٹے مضر کے وہ بیٹے نزار کے وہ بیٹے
معد کے وہ بیٹے عدنان کے یہان تک اتفاق ہے اور عدنان کے
بعد حضرت آدم علیہ السلام تک بہت اختلاف ہے اور مان انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی آمنہ ہین بیٹی وہب کی وہ بیٹی عبد مناف کی وہ بیٹی زہرہ کی
وہ بیٹی کلاب کی وہ بیٹی مرہ کی

بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت اور طفولیت اور شباب کا

اور تحقیق یہہ ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سال واقعہ فیل مہینے ربیع الاول
مین پیر کے دن پیدا ہوے بعضون نے کہا دوسری تاریخ اور بعضون نے
تیسری اور بعضون نے بارہوین اسکے سوا اور بھی کئی قول ہین اور
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونیکی رات مین مکان کسری کا ہلا اور
اوسکے ہلنے کی آواز لوگون نے سنی اور چودہ کنگرے اوسکے گر پڑے
اور آگ فارس کی جو ہزار برس سے جلتی تھی وہ بجھ گئی اور نہر ساوہ
کی سوکھ گئی اور حلیمہ ابی ذویب کی بیٹی نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ
پلایا اور جن دنون انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حلیمہ کے پاس تھے فرشتون نے
سینہ مبارک کو چیر کر حصہ شیطان کا اوسمین سے نکال ڈالا اور علم و ایمان سے
اوسکو بھر دیا اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ثویبہ ابولہب کی لونڈی
نے بھی دودھ پلایا تھا اور ام ایمن حبشیہ نے کہ نام اوسکا برکہ ہے انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو گود مین لیا اور ام ایمن کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

حاشیہ متعلق صفحہ چہارم

ہوتی ہی نکالی تھی الیس اور دوسری بار رسیدے کرجوانی میں ایکے دل میں رغبت ہوئی کہ ... جو مقتضا جوانی خلاف رضی الٰہی ... سرزد ہوتی ہیں

سنہ ۳

واقعۂ قتل کعب ... نصف ماہ ... کا موقع الاول میں ... [illegible]

[illegible]

سنہ ۴

[illegible]

[illegible]

اپنے باپ عبداللہ سے میراث مین پایا تھا جب بڑھے تو اوسکو آزاد کیا
اور زید بن حارثہ کے ساتھہ نکاح کر دیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ماںکے
پیٹ مین تھے جب آپکے باپ عبداللہ نے وفات پائی اور بعضون نے کہا ہے کہ دو مہینے کے تھے
اور بعضون نے کہا سات مہینے کے تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ اٹھائیس مہینے کے تھے اور
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چار برس کے تھے کہ آپکی ماں نے وفات پائی اور
بعضون نے کہا ہے کہ چھہ برس کے تھے اور عبدالمطلب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
دادا حضرت کے پالنے کے ذمہ دار ہوے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آٹھہ
برس دو مہینے دس دن کے ہوے تب عبدالمطلب نے وفات پائی پھر ابوطالب نے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پالا جب آپ بارہ برس دو مہینے دس دنکے ہوے اپنے
چچا ابوطالب کے ساتھہ شام کی طرف تشریف لیگئے جب شہر بصری مین
پہونچے بحیرا راہب نے اوس علامت سے کہ جانتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھہ کر پہچانا اور آپکے روبرو حاضر ہوا اور ہاتھہ پکڑکر کہا یہ رسول اللہ کا ہے
اللہ تعالے اسکو لوگونکی رحمت کے لئے پیغمبر کریگا دلیل اسکی یہ ہے کہ جسوقت تم
آئے سب پتھرون اور درختون نے سجدہ کیا اور پتھر اور درخت سوا پیغمبر کے
کسیکو سجدہ نہین کرتے ہین اور مین نے اسکی تعریف اپنی کتابون مین دیکھی ہے
اور ابوطالب سے کہا کہ اگر اسکو شام کیطرف لیجاؤگے تو یہودی مار ڈالینگے
یہ سنکر ابوطالب نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ بھیجدیا بعد اسکے دوسرے
بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ خویلد کی بیٹی کے بھیجے ہوئے اونکی تجارت کے لئے
میسرہ نام خدیجہ کے غلام کے ساتھہ شام کی طرف تشریف لیگئے اوسوقت تک

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہؓ کے ساتھ نکاح نہین کیا تھا جب شام مین پہونچے
ایک فقیر کے حجرے کے پاس درخت کے سایہ مین اوترے اوس فقیر نے
کہا کہ سوا پیغمبر کے کوئی کبھی اس درخت کے نیچے نہین اوترا ہے میسرہ نے کہا کہ
کہ دوپہر کیوقت گرمی کی شدت مین دو فرشتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیا
کرتے تھے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس سفر سے لوٹے خدیجہ سے نکاح کیا
اوس وقت مین عمر شریف پچیس برس دو مہینے دس دن کی تھی اسکے سوا یہ روایت ہے کہ
اور پینتیس برس کی عمر مین جب کعبہ کی تعمیر ہوئی تھی حضرت وہان تشریف لائے
اور سنگ اسود کو اپنے ہاتھ سے رکھا +

ذکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور معراج اور ہجرت کا

جب عمر مبارک چالیس برس کی ہوئی حق تعالے نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت عطا
فرمائی کہ عذاب سے ڈرامین اور ثواب کی خوشخبری سنامین اور جبرئیل علیہ السلام
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غار حرا مین آئے اور کہا اقرا یعنے پڑھ تو فرمایا مین
پڑھا نہین حضرت نے فرمایا کہ پھر جبرئیل نے مجھکو مل کر زور سے دبایا کہ دس سے
بہت تکلیف ہوئی پھر مجھکو چھوڑ دیا اور کہا اقرا یعنے پڑھ تو پھر مین نے کہا
کہ مین پڑھا نہین پھر مجھکو خوب زور سے دبایا اور تیسرے بار کہا اقرا باسم
ربک الذی خلق آخر آیہ مالم یعلم تک اور بعضی روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ربیع الاول کی آٹھوین تاریخ پیر کے دن نبی ہوئے بعد اسکے اللہ تعالے کے حکم کو
باآواز بلند بیان کیا اور پیغام اوسکا پہونچایا اور قوم کی خیرخواہی کرتے تھے
مکہ والے اپنی کمال نادانی سے ایذا دینے کو طیار ہوئے اور حضرت کو

اور دن جمعہ کے اور مستحب ہے کہ نکاح
باندھنے والا نیک بخت ہو اور گواہ عادل ہوں
اور دیکھ لیوے کہ بی بی کے ساتھ نکاح ہو سکے اور مستحب ہے کہ جو بی بی کم ہو عمر
میں نسبت خاوند کے اور حسب میں اور عزت میں اور مال میں اور زیادہ ہو
خاوند سے خلق میں اور ادب میں اور جمال میں اور ورع میں اور منعقد
ہوتا ہے نکاح ساتھ ایجاب و قبول کے کہ دونوں ساتھ لفظ ماضی کے ہوویں
جیسے عورت کہے کہ نفس اپنا تیری بی بی کر دیا اور مرد کہے قبول کیا
یا مرد کہے کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا اور عورت کہے قبول کیا
یا ایک ساتھ لفظ ماضی کے اور دوسرا ساتھ لفظ امر کے جیسے عورت کہے کہ نکاح کر مجھ سے
اور مرد کہے نکاح کیا میں نے یا عکس اسکے جیسے مرد کہے دیا تو نے
نفس اپنا یا قبول کیا میں نے اور عورت کہے دیا یا قبول کیا بغیر لفظ بیچنے کے
تو بھی درست ہے اور اگر کسی نے کہا کہ بیچا میں نے یا ہبہ کیا تو بھی نکاح ہو
اور شرط ہے نکاح کی یہ کہ کسی ایک عاقد نے دونوں میں سے لفظ دوسرے کا سنا ہو
مرد اور عورت نکاح کرنیوالی خواہ بالاصالۃ ہوں یا بالوکالۃ یا بالولایۃ
اور گواہ ہوں دو مرد آزاد یا ایک مرد آزاد اور دو عورتیں آزاد
دونوں گواہ مکلف مسلمان اور سنیں دونوں گواہ معا لفظ عاقدین کے
پس نہیں صحیح ہوتا نکاح اگر گواہ ہوں غلام یا
فاسق یا صبی ... دونوں ... دو ...

[illegible]

حاشیہ متعلق صفحہ ہشتم ۲

یہ مسئلہ اسی ترتیب سے ازالۃ الاوہام دوم	گرنے سے شہوت کم ہوتی ہے
زیادہ ہیں سب ہی تا ہم اگر گناہوں سے اپنے کو بچاوے	اور نکاح کرنے میں خلل دینی یہ سبب کہ صبر نہیں
کر دیا ہے لوگوں نے جو اپنے کو باندہ کا ذکر کرنا ہے	ہو سکنے کا عورت کی بداخلاقی پر تو ترجیح نکاح کو ہے سبب گناہ کے
سب ہو گیا ہیں دیکھا جا ہے کہ جب بہتری میں ادا ہو	نکاح نہ کریگا تو زنا میں گرفتار ہوگا اور فضیلتیں بہت ہیں منکوحہ میں
نہ ہو نیکا تو کیا حال ہوتا ہوگا اور نکاح کو نکاح ہے	آٹھ ہیں دین اور خلق نیک اور حسن اور کمی مہر کی اور بیٹا
اس کتاب ہو سکے معاذ اللہ مسئلہ الانتظار	اولاد کا ہونا اور باکرہ ہونا اور حسب نسب والی ہونا اور یہ کہ
منہ	نہ ہو بہت قریب رشتہ میں کیونکہ بہت قریب کے رشتہ کی عورت خالص
یہ کو ہمیشہ ہی شرح	کم لاتی ہے مظاہر حق مترجم شیخ عبد الحق
نکاح بے عدد ان کتاب کہ میں ایک بات ہے	کیونکہ کہ سبب صحبت کیا ہونا اس وقت بچہ ضعیف
اور سب میں غارت ہے قاموس	ہوتی ہے کیونکہ کیا تو تاریخ حبیب الرحمن

ایک پہاڑ کی گہاٹی مین گہیر لیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اہلبیت سمیت اوس جگہ تین برس
کچہ کم تک گہرے رہے پہر اوس جگہ سے باہر آئے اوسوقت مین عمر شریف انچاس
برس کی تہی اور سکے آٹہہ مہینے اکیس دن کے بعد ابو طالب نے وفات پائی اور ابو طالب کے تین دن بعد خدیجہ نے
وفات پائی جب عمر شریف پچاس برس تین مہینے کی ہوئی نصیبین کے جن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت مین
آکر مسلمان ہوے جب عمر شریف اکیاون برس نو مہینے کے ہوے حق تعالے نے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج سے مشرف کیا پہلے زمزم اور مقام ابراہیم کے
درمیان سے اوٹہا کر بیت المقدس کی طرف لیگئے بعد اسکے براق حاضر کیا اوسپر
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور آسمانونکی طرف تشریف لیگئے اور پانچون
وقت کی نماز فرض ہوئی جب عمر مبارک ترپن برس کی ہوئی اٹہوین تاریخ ربیع الاول
کو پیر کے دن مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت کی اور پیر کے دن مدینہ مین داخل ہوگئے
اور کل دس برس وہان رہے اور وہین وفات پائی اور تاریخون مذکورہ مین علماء کا
اختلاف ہے بڑی کتابون سے معلوم ہو سکتا ہے

بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غزوات اور ادائی حج کا

اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسمدت مین پچیس جہاد کئے بعضے ستائیس کہتے ہین
اون سب مین سے سات غزوات مین لڑائی ہوئی یعنے بدر اور احد اور خندق
اور بنی قریظہ اور بنی مصطلق اور خیبر اور طائف اور بعضے کہتے ہین کہ وادی قری
اور غابہ اور بنی نضیر مین بہی لڑائی واقع ہوئی تہی اور بعوث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے قریب پچاس کے تہی اور بعث سے مراد وہ ہی کہ حضرت نے لشکر کسیطرف کو
بہیجا اور آپ اوس لشکر کے ساتہ تشریف نہ لیگئے اور بعد فرض ہونے حج کے

آپ نے ایک حج کیا تھا اور فرض ہونے سے پہلے دو حج کئے تھے اور سنیچر کے دن
کنگھی کر کے اور روغن اور خوشبو بدن مین مل کر حجتہ الوداع مین گھر سے باہر تشریف
لائے اور ذی الحلیفہ مین اوترکر رات کو وہین رہے اور فرمایا آجکی رات میرے پاس
پروردگار کیطرف سے ایک آنیوالا آیا اور مجھسے کہا اِس جنگل مبارک مین نماز ادا کر
اور عمرۃً فی حجۃ کہو اسکے معنے کا حاصل یہ ہے کہ حج اور عمرے دونو کی نیت کرو
اسکو فقہ مین قران کہتے ہین پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونو کا احرام باندہا
اور اتوار کے دن صبح کے وقت کدا کی طرف سے مکہ معظمہ مین داخل ہوے اور
طواف قدوم کیا اور اس طواف مین تین بار دوڑ کر اور چار بار آہستہ چلے
بعد اسکے کوہ صفا کی طرف آئے اور وادی کے درمیان مین سواری پر دوڑے
پھر حکم دیا کہ جو لوگ اپنے ساتھ قربانی نہین لائے ہین حج کی نیت توڑ ڈالین
اور عمرہ پورا کرین اور حجون کی اونچی طرف اوترے جب آٹھوین تاریخ ذیحجہ
ترویہ کا دن ہوا منی کیطرف تشریف لیگئے اور وہین ظہر اور عصر اور مغرب اور
عشا کی نماز پڑہی اور رات کو اوسی جگہ رہے اور وہین نماز صبح کی ادا کی جب سورج
نکلا عرفہ کی طرف روانہ ہوے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عرفہ مین پہونچنے سے
پہلے وادی نمرہ مین کہ عرفات کے اونچی طرف ہے ایک خیمہ آپکے واسطے
کھڑا کیا تھا اوسمین آپ تشریف لائے اور دوپہر ڈہلے خطبہ پڑہا اور نماز ظہر و عصر کی
ملاکر باجماعت ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ پڑہی بعد اسکے موقف (جبل الرحمۃ)
کی طرف کہ وادی عرفات کے بیچ مین ہے روانہ ہوے اور وہان رب
دعا کرتے اور تہلیل کہتے رہے یہانتک کہ سورج ڈوبا بعد سورج ڈوبنے کے

تہلیل کے معنی لا الہ الا اللہ کہنا ۱۲ مترجم

حاشیہ متعلق صفحہ ہفتم ۱

اور جو پیغام آپکا ہے وہ قریش کو پہنچا دیا

آپ نے سفیر حال ابوطالب سے کہا ابوطالب نے

شعب [illegible] صلعم کہ یہ بات قریش سے بیان کی اور کہا کہ

کاغذ کو دیکھو اگر [illegible] تو تم [illegible]

اور اگر محمد [illegible] نکلے تو [illegible]

قریش [illegible]

[illegible]

باز آئے اور عہد نامہ کو چاک کر ڈالا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ابوطالب [illegible] اور قریش [illegible]

حبیب [illegible] مترجم ۳ [illegible] ابوطالب [illegible]

[illegible]

نبوت کی [illegible] اسلام [illegible]

اور انہوں نے اسلام قبول نہ کیا [illegible]

[illegible]

تمہاری شفاعت [illegible]

مجھکو [illegible] ابوطالب نے [illegible]

۵ چاہ زمزم کی اصل حضرت اسمعیل سے [illegible] مترجم

اور ان کی [illegible] حضرت ابراہیم علیہ السلام [illegible]

[illegible]

[illegible] مترجم ۳ [illegible]

[illegible] مترجم ۴ [illegible]

[illegible] مترجم

حاشیہ متعلق تحفہ ناصحیہ ۲

[illegible]

۷

حج تمام عمر میں ایکبار فرض ہے پس
اسکو ادا کرے وہ شخص جو مسلمان آزاد عاقل بالغ صحیح البدن
مستطیع ہے مراد ہے مسلمان آزاد و عاقل بالغ صحیح البدن
قادر زاد و راحلہ پر سوا حاجت اصلی کے تئیں سے یعنی جن
بابت سفر و قیام تک اور اسکے وطن تک نفقہ اہل و عیال کی پس
غلام مجنون مستورہ لڑکے پر فرض نہیں ہے اور اگر لڑکا پہلے
بالغ ہونے کے اور غلام پہلے آزاد ہونے کے حج کریگا
اگرچہ اجازت مولا کی ہو حج فرض اس سے ساقط نہو سکیگا
بلکہ بعد بلوغ و آزاد ہونے کے بشرط استطاعت اوسپر حج لازم
آئیگا ان دو پہلا نوافل سے شمار کیا جائیگا اور لیکن اگر
اپاہج لولے اندھے عاجز مفلوج بیمار شیخ فانی پر کہ
قدرت سواری پر اپنے آپ ٹھہرنے کی بدون مشقت عظیمہ کے
نرکھتے ہوں امام ابو حنیفہ کے نزدیک واجب نہیں خود انپر
نہ انکے مال پر کہ اور سے حج کرائیں یا مرتے وقت وصیت کریں
اور صاحبین کے نزدیک انکے مال پر واجب ہے کہ اور سے حج
کرائیں اور راحلہ پر قادر ہونا یعنی یہ ہے کہ مالک ہو خود
سواری کا یا کرایہ کر سکتا ہو بے عاریت اور اباحت کے

[illegible]

[illegible]

مزدلفہ کیطرف روانہ ہوے اور رات کو وہین رہے اور نماز صبح کی پڑہی بعد اسکے مشعر الحرام مین ٹھہرے جب روشنی ہوی سورج کے نکلنے سے پہلے منی کیطرف روانہ ہوے پھر جمرۃ العقبہ مین سات کنکریان پھینکین اور تشریق کے ایک دن مین تینون جمرونمین سات سات کنکریان پھینکتے رہے اور جو جمرہ نزدیک مسجد خیف کے ہے اوس سے شروع کرتے تھے اور خیف نیچے اور پست زمین کو کہتے ہین اور مراد یہان وہ جگہہ ہے جسمین مسجد منی بنی ہے بعد اسکے جمرہ میانہ مین اور اوسکے بعد جمرہ عقبہ مین کنکریان پھینکین اور پہلے اور دوسرے جمرے کے نزدیک دیر تک دعا کی تھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منی مین ٹھہرنیکے دنونمین پہلے دن اونٹ ذبح کیا اور کعبہ کیطرف روانہ ہوے اور سات شوط طواف کیا بعد اسکے سقایہ مین آئے اور وہ وہ جگہ ہے کہ اوسمین پانی زمزم کا جمع کرتے ہین وہانسے پانی لیکر پیا اور منی کو پھر پلٹ گئے جب تیسرا دن تشریق کا ہوا وہانسے کوچ کیا اور محصب مین اوترے اور وہان عائشہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ تنعیم سے احرام باندہ کر عمرہ پورا کرے بعد اسکے لشکر کو کوچ کا حکم دیا اور خصت کا طواف کیا اور مدینہ کیطرف متوجہ ہوے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر جانا تھی سب ذی قعدہ کے مہینے مین

بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حلیہ شریف اور صورت مبارک کا

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد تھے رنگ سفید سرخی ملا ہوا اور دونون کندہون کے بیچ تھوڑا فرق تہا بال کانونکی لوتک پہونچے تھے اور بڑھاپے کی حد کو نہ پہونچے تھے اور سر اور داڑہی مین بیس بال سفید تھے نہایت چمکتی ہوے اور حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کا منہ چودھوین رات کی چاند کیطرح چمکتا تھا خوش جسم اور معتدل بدن تھے یعنے نہ لاغر نہ فربہ جب چپ رہتے تھے تو آپکی ہیبت اور بزرگی ظاہر ہوتی تھی اور جب باتین کرتے تھے تو آپکے کلام کی خوبی اور نرمی معلوم ہوتی تھی جو کوئی آپکو دور سے دیکھتا تھا خوبصورتی اور نازکی دریافت کرتا تھا اور جب نزدیک سے دیکھتا تھا نمکینی اور شیرینی سمجھتا تھا باتین آپکی میٹھی تھین ما تھا کھلا ہوا تھا بھوین لنبی تیلی ملی ہوی تھین ناک اونچی رخساری ملائم منہ کشادہ دانت جدے جدے چمکتے ہوے دونون کندھونکے بیچ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مہر نبوت تھی تعریف کرنیوالا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہتا ہے کہ مینے حضرت کیطرح کوئی نہین دیکھا نہ پہلے آپکے نہ پیچھے آپکے

بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں مبارک کا

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نام میرا محمد ہی اور احمد اور ماحی کہ میرے سبب خداے تعالے نے کفر کو دور کیا اور حاشر کہ سب سے پہلے حشر کرا اوٹھونگا اور عاقب کہ میرے پیچھے کوی نبی نہین ہوگا اور دوسری روایت مین مقفی اور نبی التوبہ اور نبی الرحمۃ اور نبی الملحمہ بھی آیا ہے اور حق تعالے نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھا بشیر اور نذیر اور رؤف اور رحیم اور رحمۃ للعالمین اور محمد اور احمد اور طٰہٰ اور یٰسٓ اور مزمل اور مدثر اور عبد آیت سُبحٰنَ الّذی اَسریٰ بِعَبدِہ لَیلًا مین اور عبد اللہ آیت وانّہ لمّا قام عبد اللہ یدعوہ مین اور منذر آیت انّما انت مُنذر مین اور علاوہ ان کے اور دوسرے نام بھی بیان کیے ہین اور یہ تمام سب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کا بیان ہے

حاشیہ متعلق صفحہ دہم

جیسے مورت کی گردن
چاندی میں ڈھلی ہوئی بہت خوبصورت
وشفاف دست مبارک لنبے تھے جوڑ بڑا خوب
اور کف پیٹ کے یا ہڈے قوی اور مضبوط بلکہ سا
ہوتے تھے جوڑ اور ایسے ہی تھے کف دست مبارک کے ہر گوشت
اور بہت کشادہ اور بہت نرم کہ کسی دیبا و حریر کی نرمی
اور ویسی نرمی کو نہیں پہونچتی تھی بغلیں آپکی سفید تھیں خوشبو
اور ان سے آتی تھی اور بال بغلوں میں تھے جیسا کہ بعضی نے
ذکر کیا ہے اور سینہ مبارک چوڑا تھا پشت مبارک گویا
چاندی کی ڈھلی ہوئی تھی اور انگلیاں دست مبارک کی
لنبی اور خوشنما تھیں اور کنی ہتھیلیوں پر اور
اور پنڈلیوں پر آپکے بال تھے اور ایک خط باریک
بالونکا سینے سے تا ناف تھا بہت خوشنما
اور سوا اُسکے بدن مبارک پر بال نہ تھے شکم مبارک
ایسا صاف و شفاف و نرم تھا کہ اسکا معلوم
ہوتا تھا کہ گویا خوب سفید صاف و شفاف
کاغذ کے تختے تہ کئے ہیں سینہ و شکم
مبارک برابر تھا

[illegible] سینہ ہے
[illegible] ہو
اونچا تھا گردن مبارک [illegible]
[illegible] اور صاف و [illegible] ہتھیلی [illegible] تھی [illegible]
[illegible] مبارک کی [illegible] اور بیچ [illegible] اور
تھا گوشت پنڈلی مبارک کی [illegible] قوی [illegible]
کف پا پر گوشت مبارک کا [illegible] اور انگلیاں [illegible]
اور انگلیاں پاؤں مبارک کی [illegible] لطافت [illegible]
اور انگوٹھے [illegible] خوب [illegible] الحاصل
[illegible] ہوتی تھی [illegible] بدن مبارک
سر مبارک [illegible]
[illegible] ۱۲

مستند حسین عفی عنہ

بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات شریفہ اور اخلاق کریمہ کا

عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے آپکے اخلاق کا حال پوچھا اونہون نے کہا
کہ آپکا خلق قرآن تھا موافق غضب قرآن کے غصے ہوتے تھے اور موافق خوشنودی
قرآن کے خوش ہوتے تھے اور اپنے نفس کے لیے غصے نہین ہوتے تھے اور
اپنے جی کے لیے بدلہ نلیتے تھے لیکن جسوقت کوئی حق خدای تعالی کا ضایع ہوتا تھا
تو محض واسطے خدا کے عوض لیتے تھے جب آپ غصے ہوتے تھے تو کوئی آپکے غصہ کی
تاب نہین لاتا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب آدمیون سے زیادہ بہادر تھے
اور سب سے زیادہ سخی اور کریم تھے اور کبھی ایسا نہین ہوا کہ آپ سے کسی نے سوال کیا ہو
اور آپ نے فرمایا ہو کہ مین نہین دیتا ہون اور رات کو آپکے گھر مین کوئی دینار درہم
نہین رہتا تھا اگر کوئی چیز باقی رہتی اور کوئی لینے والا نہ ملتا اور اتفاقا رات ہوجاتی
تو ہرگز آپ گھر مین تشریف نہ لیجاتے جب تک کہ آپ اوس چیز سے بری الذمہ ہوکر
اور حق والونکو نہ پہونچا دیتے اور بیت المال سے کوئی چیز نہین لیتے تھے صرف گھر
لوگونکے لئے ایک سال کا قوت سستی چیزوں سے جیسے جو ہا ہے اور کھجورین اونمین
سے لیتے تھے اوسکے بعد اپنے اہل کے قوت سے اور لوگونکو دیا کرتے تھے
یہانتک کہ برس گذرنے سے پہلے گھر مین کہانیکو باقی نہین رہتا تھا اور آپ
سب سے زیادہ باتون مین سچ بولتے تھے اور وعدے کو پورا کرتے تھے اور لوگون سے
خصلت مین زیادہ ملایم تھے اور صحبت مین اونسے اچھے اور سب سے زیادہ حلیم
اور شرم و حیا مین کنواری لڑکی پردہ نشین سے زیادہ تھے اور آپکی نظر زمین
کیطرف رہا کرتی تھی آسمان کیطرف کم دیکھتے تھے اور اکثر آپ گوشہ چشم سے

دیکھا کرتے تھے اور تواضع مین سب سے زیادہ تھے اور امیر اور غریب اور میان اور
غلام جو کوئی آپکی دعوت کرتا تھا آپ قبول فرماتے تھے اور خلق اللہ پر مہربانی
فرماتے تھے اور بہت پیار اور شفقت سے بلی کے لئے ہانڈی جھکا دیتے تھے
اور جب تک وہ بلی پیٹ بھر کے نہ کھا لیتی تھی آپ ہانڈی نہین اوٹھاتے تھے
اور آدمیون سے زیادہ پاکیزہ تھے یعنے شہوت و لذت نفس النفیس پر غالب نہین ہوتی
تھی اپنے یارونکی بہت عزت کرتے تھے اور اونکی طرف پاؤن نہین پھیلاتے تھے
جب بسبب جماؤ لوگونکے جگہ تنگ ہو جاتی تھی آپ کشادہ کر دیتے تھے اور آپکے
زانو اپنے ہمنشین کے زانو سے آگے نہین ہوتے تھے جو کوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
ایک بار دیکھتا ہیبت کھاتا اور جو کوئی پاس بیٹھتا اوٹھتا محبت کرنے لگتا اور آپکے
رفیق تھے کہ ہمیشہ آپکے آس پاس رہا کرتے تھے اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کچھ
فرماتے تھے تو یہ لوگ بات سننے کے لیے چپ ہو جاتے تھے اگر کسی بات کا حکم
کرتے تو یہ لوگ جلدی سے حکم کی تعمیل کرتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس سے
ملاقات کرتے تھے پہلے آپ سلام کرتے اور اپنے یارونکی ملاقات کے لیے کنگھی
اور کپڑون وغیرہ سے زیب و زینت فرماتے تھے اور اپنے یارونکی خبر گیری اور
اور اونکا حال استفسار فرماتے تھے اگر کوئی بیمار ہوتا تو اوسکی دیکھنے کو تشریف
لیجاتے اور جو سفر مین ہوتا اوسکے لیئے دعا کرتے اور جو مر جاتا اوسکے حق مین
اِنّا للہ وانّا الیہ راجعون فرماتے اور دعا کرتے اور جو کوئی آزردہ ہو جاتا تو
آپ اوسکے پاس اوسکے گھر پر جاتے تھے یارونکے باغون مین جایا کرتے اور انکی
ضیافت کھاتے اور اشراف قوم کے دلکو دلاسا دیتے تھے اور اور اہل فضل کی

عزت کرتے تھے اور ہر کسی سے تازہ روئی سے پیش آتے تھے اور عذر کرنیوالے
کا عذر قبول فرماتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کمزور اور زبردست
سچ بات کہنے مین برابر تھا اور اپنے پیچھے کسی آدمی کو چلنے نہین دیتے تھے اور
فرماتے کہ میری پیٹھہ فرشتونکے لئے چھوڑ دو اور جب آپ سوار ہوکر تشریف لیجاتے
توکسیکو اپنے ساتھہ پیدل نہین چلنے دیتے اوسکو بھی سوار کر لیتے تھے اگر کوئی
سوار ہونے سے انکار کرتا تو آپ فرماتے کہ جس جگہ تمکو جانا ہے مجھسے آگے چلو
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خدمت کرنیوالے کی خدمت کرتے تھے اور آپکے
پاس غلام اور چھوکریان تھین آپ اونسے کھانے پہننے مین فوقیت اور امتیاز
نہین کرتے تھے انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین نے قریب دس برس کے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور صحبت مین رہا قسم ہے خدا کی کہ حضر اور سفر
سب جگہ حضرت نے میری خدمت زیادہ کی اور مین نے آپکی خدمت کم کی اور کبھی
مجکو اُف نہین کہا کہ وہ کلمہ ناراضی اور ناخوشی کا ہے اور جس چیز کو مین نے کیا
اوسکو یہ نہین کہا کہ کیون کیا اور جس چیز کو مینے نہین کیا اوسکو یہ نہین کہا کہ کیون
نہین کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر مین تھے حکم دیا کہ ایک بکری پکاؤ ایک
شخص نے کہا مین ذبح کرونگا دوسرے نے کہا کہ مین کہال اودھیرونگا کسی نے کہا مین پکاؤنگا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لکڑیان مین چن لاؤنگا لوگون نے عرض کیا کہ ہم
بجائے آپکے اس کام کے کرنیکو کافی ہین آپ نے فرمایا کہ مین جانتا ہون کہ تم
بجائے میرے اس کام کو کر لوگے لیکن مجھکو پسند نہین ہے کہ تم سے امتیاز کرون اور
اپنےکو بڑا کرون اللہ تعالی اپنے بندے سے اس خصلت کو برا جانتا ہے کہ وہ اپنے

یاروں سے امتیاز کرے اور فوقیت جتاوے یہ کہکر آپ اوٹھہ کھڑے ہوئے اور لکڑیاں

چن لائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر مین تھے نماز کے لیئے اونٹ پر سے اوترے

بعد اسکے اونٹ کیطرف پہر چلے بعضے اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ

کہان تشریف لیجاتے ہین فرمایا کہ اونٹ کے پاؤن باندہنے کو جاتا ہون عرض

کیا کہ ہم اونٹ کے پاؤن باندہے دیتے ہین فرمایا کہ تم مین سے کسیکو نہین چاہیئے

کہ آدمیون سے مدد چاہے اگرچہ مسواک کا ایک ٹکڑا ہے ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اوٹہتے بیٹہتے اللہ کا ذکر کرتے تھے اور جب آپ کسی جماعت مین تشریف لیجاتے

تو کنارے پر مجلس کے بیٹہہ جاتے یعنے جس جگہ پہلے پہونچ جاتے اور اچھی اور اونچی

جگہ بیٹھنے کا ارادہ نہین کرتے تھے اور اسی عادت کی مسلمانونکو نصیحت فرماتے تھے

اور اپنے یارون سے ہرایک کو حصہ دیتے تھے یعنے موافق اوسکی جا کے تعظیم و التفات

کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہمنشینون سے اسطرح کشادہ روئی

اور خوش طبعی فرماتے تھے کہ ہر ایک یہ جانتا تھا کہ آپکے نزدیک میری عزت اور

آبرو سب سے زیادہ ہے اور جو کوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھتا تھا آپ اوس

جگہ سے نہین اوٹھتے تھے جب تک وہ شخص نہ اوٹھہ لیتا تھا اگر کوئی ضرورت ہوتی تو

اوس سے اجازت لے لیتے اور کسی کے روبرو ایسی بات نہین فرماتے تھے کہ اوسکو

بری معلوم ہو جو کوئی آپسے بےادبی یا بدخوئی کرتا آپ اوس سے مقابلہ نفرماتے

بلکہ بخش دیتے اور درگذر کرتے اور بیمارونکی عیادت فرماتے تھے اور فقیرون سے

محبت رکھتے تھے اور اونکے پاس بیٹھتے تھے اور اونکے جنازے پر حاضر ہوتے تھے

کسی فقیر کو اوسکی فقیری کے سبب سے حقیر نہین جانتے تھے اور کسی بادشاہ سے اوسکی

بادشاہی کے سبب ہیبت نہین کہاتے تھے اور اللہ کی تھوڑی نعمت کو بھی بہت سمجھتے تھے
اور اوسکی کوئی برائی نہین بیان کرتے تھے اور کسی کہانے کو عیب نہین لگاتے تھے
اگر رغبت ہوتی تو اوسکو کہالیتے اور نہین تو اوس سے ہاتھ کھینچ لیتے تھے اور بیبیونکی خبرگیری
کرتے اور مہمان کو عزت سے رکہتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تازہ روئی اور
مسکرانے مین سب سے زیادہ تھے اور آپ ہر وقت اللہ کے کام مین رہتے تھے یا
حاجت ضروری مین مشغول ہوتے اور اگر دو چیزونمین آنکو اختیار دیا جاتا تو آپ
اونمین سے سہل اور آسان کو اختیار فرماتے اگر اوسمین قطع رحم ہوتا تو آپ اوس سے
نہایت پرہیز کرتے اور بہت دور رہتے اور اپنی پاپوش کو سی لیتے اور اپنے کپڑے مین
پیوند لگاتے اور گہوڑی اور خچر اور دراز گوش پر سوار ہوتے تھے اور غلام وغیرہ
کو اپنی پیٹھ کے پیچھے بٹھلا لیتے تھے اور اپنے گھوڑے کا منھ اپنی آستین کے کنارے
یا چادر کے کنارے سے پونچھتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فال کو دوست رکہتے تھے
اور طیرہ کو ناپسند فرماتے تھے فال اوسکو کہتے ہین کہ جو کوئی کسی کام کیطرف متوجہ ہوئے
اور اوسکے کان مین نیک بات پہونچے جیسے یا راشد یا سالم اوسکو سنکر خوش ہوے
اور طیرہ سے مراد برا شگون ہے کہ جانورونکی سید ہے اولٹے اڑنے یا کوون
وغیرہ کے بولنے سے لیتے ہین جس چیز کو آپ دوست رکہتے تھے اور وہ ملتے تو آپ
فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور جو ایسی چیز ملتی جسکو آپ ناپسند کرتے تھے
تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اور بعد کہانا کہا لینے کے جب آپکے سامنے سے کہانا
اوٹھایا جاتا تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَاٰوٰنَا وَجَعَلَنَا
مُسْلِمِیْنَ اور اکثر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رو بیٹھتے تھے

ذکر بہت کرتے اور بیہودہ بات کم فرماتے تھے اور نماز کو بڑہاتے اور خطبے کو گھٹاتے تھے
اور ایک مجلس مین اللہ تعالی سے سو بار مغفرت چاہتے تھے اور نماز پڑہتے
وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینۂ مبارک سے بسبب رونے کے ایسی آواز
سنائی دیتی تھی جیسا کہ تانبے کی دیگ کے ابلنے مین آواز نکلتی ہے اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے اور تین دن ہر مہینے مین
اور عاشورے کے دن اور جمعہ کے دن اکثر روزہ کم ناغہ ہوتا تھا اور سوا رمضان کے
آپ شعبان مین بہت روزے رکھتے تھے اور کسی مہینے مین اسقدر نہین رکھتے تھے
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خواص مین سے ایک یہ تہا کہ بسبب انتظار وحی اور عالم
قدس کیطرف متوجہ رہنے کے آنکھین آپکی سوتی تہین اور دل نہین سوتا تہا جب آپ
سوتے تھے تو آواز سانس لینے کی سنائی دیتی تھی اور خراٹا نہین ظاہر ہوتا تہا اور
وہ بری آواز ہے کہ بعضے سونے والون سے سنی جاتی ہے اور جب آپ خواب مین
کوئی بری چیز دیکھتے تو فرماتے ہو اللہ لا شریک لہ اور جب آپ سونے کی جگہ آرام
فرماتے تو کہتے رب قنی عذابک یوم تبعث عبادک اور جب آپ سو کر جاگتے تو فرماتے
الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور اور صدقے کی چیز نہین کہاتے تھے
اور ہدیہ کو تناول فرماتے تھے صدقہ وہ ہے کہ ثواب کے لئے فقیر کو دیتے اور
خصوصیت اس شخص کی منظور نہین ہوتی ہے اور ہدیہ وہ ہے کہ اس شخص کی بزرگی
کے لئے ہو جو کوئی آپ کو تحفہ بہیجتا تہا آپ اوسکے مقابلہ مین اوس طرحکا تحفہ
یا اوس سے اچھا اوس شخص کو عنایت فرماتے تھے اور کہانے کی چیز مین تکلف نہین
کرتے تھے اور شدت کی بہوک اور فاقہ مین پیٹ پر پتھر باندہتے تھے تاکہ بیتاب

حاشیہ متعلق صفحہ ہفت و ہم

عہ کپڑے بالوں اور صوف کے
پیغمبر خدا کی سنت ہے اور سب سے پہلے یہ لباس حضرت سلیمان
علیہ السلام نے پہنا اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ اپنے
دلونکو لباس صوف سے روشن کرو اسواسطے کہ لباس
دنیا میں عاجزی ہے اور آخرت میں نور ہے
۱۲ من حاشیہ مالا بد منہ ناقلا عن الغرائب
مترجم

عہ زیادہ تکلف
کرنا کپڑوں میں بغرض اسراف اور تکبر کے
حرام ہے یا مکروہ اور بغیر اسکے

سیاح سے ہے کذا فی مالا بد منہ
اور سیاح کی ضد ہے سے کہ نفس کو بچاتے ہیں
کے تعجب نہ معلوم ہو کہ بلکہ پہلے اور پیچھے
دو نو برابر ہوں کذا فی حاشیہ مالا بد منہ
ناقلا عن السراجیہ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کبھی چادر قیمتی ہزار درم کی اور کبھی قیمتی چادر
چار ہزار درم کی اوڑھتے تھے اور کبھی پیوند لگے
کپڑے پہنتے تھے کذا فی حاشیہ مالا بد منہ
مترجم عفی عنہ

عہ ای اللہ بری کر ہمکو اوس سے بچا ہم ۱۲ مترجم

عہ یعنی ای اللہ ہماری برکت دے ہمارے لیے اوس میں اور زیادہ کر اوس سے ۱۲ مترجم

نہو جاوین اور اللہ تعالی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین کے خزانونکی
کنجیان عطا کی تہین آپنے اونکو قبول نکیا اور تنگی جہانکو اختیار فرمایا اور
آپنے سرکہ کے ساتہہ روٹی کہائی ہی اور فرمایا کہ اچہا سالن سرکہ ہے اور
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرغی اور سرخاب کا گوشت کہایا ہے اور سرخاب
مشہور چیریا ہے اور آپکو کدو اور بکری کے دستکا گوشت بہت پسند تہا اور فرمایا کہ روغن
زیتونکو کہایا کرو اور بدن پہ ملا کرو اسلیئے کہ اوسکا درخت مبارک ہی اور آپ
تین انگلیوں سے کہایا کرتے تہے اور بعد فارغ ہونیکے اون انگلیونکو چاٹا کرتے
تہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی کو سوکہے چہوہارونکے ساتہہ
اور خربوزون اور کہیرونکو تر چہوہارونکے ساتہہ اور چہوہارونکو مکہن کے
ساتہہ کہایا ہے اور آپ شہد اور شیرینی سے رغبت رکہتے تہے اور پانی بیٹہہ
کر پیتے تہے اور پانی پینے کے درمیان تین تین بار برتن کو منہ سے الگ
کر دیتے تہے اور سانس لیتے تہے اور جب چاہتے کہ بچا ہوا پانی یارونکو عنایت
کریں تو سیدہی طرفسے شروع کرتے تہے ایکبار آپنے دودہ پیکر فرمایا کہ
جو کوئی کہانیکی چیزونمین سے کچہہ کہایا کرے تو کہہ لیا کرے اللہم ارزقنا خیرا منہ
اور جو کوئی دودہ پیے تو اوسکے بعد کہے اللہم بارک لنا فیہ وزدنا منہ اور آپنے فرمایا کہ
دودہ کے سوا کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ کہانے اور پینے دونونکی جگہہ کافی ہو اور
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پشمینے کے کپڑے پہنتے تہے اور جوتا سلا ہوا پیوند لگا ہوا
پہنتے تہے اور دنیا کی چیزونمین تکلف نہیں فرماتے تہے اور آپکے نزدیک سب
کپڑونمین بہتر کرتا تہا اور جب نیا کپڑا پہنتے تو فرماتے تہے اللہم لک الحمد کما البستنیہ

وَاَسْئَلُكَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ اور ہر کپڑے سے خوش ہوتے تھے اور جب حضرت کے پاس سوا ایک چادر کے کوئی کپڑا نہین ہوتا تھا تو اوسکے دونو سرونکو دونو مونڈہونکے بیچ مین باندہ کر اوسی ایک چادر مین نماز پڑہتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عمامہ کے ایک سرے کو دونون مونڈہونکے بیچ مین لٹکا دیتے تھے یعنے شملہ اور جمعہ کے دن سرخ چادر اوڑہتے تھے بعضون نے کہا ہے کہ وہ چادر لال دہاریونکی تہی اور سیدہے ہاتھ کی چھنگلیا مین چاندی کی انگوٹھی پہنتے تھے اوسمین محمد رسول اللہ کہدا تھا اور کبہی اولٹے ہاتھ کی چھنگلیا مین پہنتے تھے اور خوش بو سے محبت رکھتے تھے اور بدبو سے ناخوش ہوتے اور فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ تعالےٰ نے میری لذت عورتون اور خوشبو مین رکھی ہے اور آنکھ کی ٹھنڈک نماز مین مقرر کی ہے اور خوشبو کی چیزون مین سے غالیہ کا استعمال فرماتے تھے اور اکیلے مشک کا بہی اور غالیہ ایک خوشبو مرکب ہے عود وغیرہ کا دہونی لگا کر خوشبو لیتے تھے اور سرمہ اثمد لگاتے تھے وہ سرمہ کی قسم مین اعلیٰ قسم ہے اور کبہی سرمہ سیدہی آنکھ مین تین بار اور اولٹی آنکھ مین دو بار لگاتے تھے اور کبہی روزہ کی حالت مین سرمہ لگاتے تھے اور اپنے سر اور داڑہی مبارک مین روغن کا بہت استعمال فرماتے تھے اور استعمال روغن کا ایکدن بیچ ہوا کرتا تھا اور سرمہ بعد وطاق لگاتے تھے اور شروع کرنا سیدہی طرف سے آپکو پسند تھا کنگہی کرنے مین جوتا پہننے مین طہارت کرنے مین اور سب کامون مین اور آئینہ دیکھا کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر مین تیل کا شیشہ اور سرمہ دانی اور آئینہ اور کنگھی اور قینچی اور مسواک اور سوئی اور تاگا رہا کرتا تھا اور رات مین آپ تین بار مسواک

حاشیہ متعلق صفحہ مجلد ۱

ہے کہ نگینہ اوسکا ہتھیلی کی طرف ہو کر [illegible]
عورت کو انگوٹھی ہاتھ مین پہنے اور نگینہ ہاتھ کی پیٹھ کی
طرف رکھنا جائز ہے اسلئے کہ عورتون کا پہننا زینت کیلئے
ہے اور مردونکا پہننا حاجت کیلئے ہے ۱۲ کذا فی حاشیہ
[illegible]
ترجمہ

[illegible] روزہ نہین ٹوٹتا اگرچہ [illegible]
[illegible] اور [illegible] کذا فی درالمختار
[illegible] روزہ نہین ٹوٹتا اسلئے
کہ [illegible] روزہ نہین ٹوٹتا اسی
کذا فی درالمختار اور یہی [illegible]
[illegible] اسکے سبب سے یعنی
مین کچھ فصل نہین ہے تو ہان اگر [illegible] روزہ
[illegible] مین کوئی دوا
لگا کر دماغ کو پہونچے یا تیل یا پانی [illegible]
سبب [illegible] دماغ کو پہونچے البتہ روزہ ٹوٹ جاوےگا
اور اسی طرح اگر کان مین پانی ڈالے تو روزہ نہین
ٹوٹتا اور تیل ڈالے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور یہی

[illegible]

نہین ٹوٹتا امام یوسف کے نزدیک اور امام محمد کے نزدیک ٹوٹ جاتا ہے اور ہدایہ اور کافی سے ترجیح ایسے قول کی

[illegible]

حاشیہ متعلق صفحہ ہیجدہم

معلوم ہوتی ہے اگر تھوک حلق میں
پھر لیجاوین روزہ ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ یہ فعل اور اگر
خود بخود چلا جاوے روزہ نہیں ٹوٹتا یہ مذہب امام محمد کا،
اور ترجیح اسکی ہے اور یہ معلوم ہوتی ہے کذا فی در الفرید اور
ایسے ہی اگر دانتوں سے لہو نکلکر حلق میں چلا گیا اگر تھوک غالب ہے
روزہ نہیں ٹوٹتا اور اگر خون غالب یا برابر ہے روزہ ٹوٹ جاویگا
کذا فی حاشیہ ملا ابو مسعود فقط الحاکم یہ مسئلہ مسواک کا
روزہ میں سوکھی یا گیلی مکروہ نہیں ہے قبل زوال اور بعد زوال
اور شافعی کے نزدیک بعد زوال مکروہ ہے کذا فی قاضی خان ۱۲

له مسواک کرنے کی حدیثوں میں بہت تاکید ہے یہانتک کہ
ایسی نماز کہ ایک رکعت مسواک سے ستر رکعت بے مسواک کی برابر ہے
اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مشکوٰۃ میں روایت
نقل کی ہے کہ جو شخص مسواک کا التزام کریگا
مرتے وقت کلمہ شہادت کا اوسکی زبان سے جاری ہوگا

اور قے ہونے میں [illegible] کہاں [illegible] مسئلہ [illegible]
جاری ہو تو [illegible] اور [illegible]
[illegible]
اور ایسے ہی [illegible] دانتوں [illegible] استعمال کرے
عوض [illegible] مسئلہ [illegible]
کذا فی [illegible]
سنت [illegible]
[illegible]

[illegible] ۱۲

کرتے تھے یعنے سونے سے پہلے اور سونیکے بعد تہجد کیوقت اور فجر کی نماز کیوقت اور
آپ حجامت کرتے تھے یعنے خون کھچوایا کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
خوش طبعی کیا کرتے تھے اور خوش طبعی مین سچ بات کہتے تھے ایکبار ایک شخص نے
آپکی خدمت مین آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو ایک اونٹ پر سوار کرو آپ نے فرمایا
کہ ہم تجھکو اونٹنی کے بچے پر سوار کرتے مین اوسنے کہا کہ بچہ مجھکو نہین اوٹھا سکیگا آپنے اوس سے
فرمایا کہ اونٹ بھی تو اونٹنی کا بچہ ہوتا ہے دوسری بار ایک عورت نے آکر عرض کیا
کہ یا رسول اللہ میرا خاوند بیمار ہے وہ آپکو بلاتا ہے آپ نے فرمایا کہ تیرا وہی خاوند ہے
جسکی آنکھہ مین سفیدی ہے مراد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھہ کے کنارے کی سفیدی سے ہے
اور وہ عورت اوس سفیدیکو سمجھی جس سے دکھلائی نہین دیتا ہے سو وہ عورت پھر گھر آئی
اور اپنے خاوند کی آنکھہ کھولی اوسکے خاوند نے کہا کہ تجھکو کیا ہوا ہے کہ میری آنکھہ
کھولتی ہے اوسنے کہا کہ مجھسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تیرے خاوند
کی آنکھہ مین سفیدی ہے خاوند نے کہا کہ سفیدی سبکی آنکھہ مین ہوتی ہی کوئی ایسا نہین ہے
کہ جسکی آنکھہ مین سفیدی نہو ایک بڈھی عورت نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے لئے اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھکو جنت مین داخل کرے
آپ نے فرمایا کہ جنت مین کوئی بڑھیا نہین جاویگی سو وہ عورت آپکی مجلس سے روتی
ہوئی لوٹ آئی آپ نے فرمایا کہ اوس سے کہدو کہ بہشت مین بڑہاپے کی حالت مین نہین
جاویگی یعنے از سر نو جوان ہو کر بحالت جوانی بہشت مین جاویگی تحقیق حق تعالی فرماتا ہے
اِنَّا اَنْشَاْنَاهُنَّ اِنْشَاءً فَجَعَلْنَاهُنَّ اَبْكَارًا عُرُبًا اَتْرَابًا اس آیت کے معنی اقتضا اس
حدیث کے اسطرح ہونگی کہ ہم پیدا کرینگی مسلمان عورتونکو دوسرا پیدا کرنا یعنے حشر مین

پھر کیا اونکو کواریان پیار دلاتیان ایک عمر والیان ۱۲ موضح القرآن مترجم

اور کرینگے ہم اونکو جوان لڑکیان * واللہ اعلم

بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے نکاح خدیجہ خویلد کی بیٹی سے کیا اور یہ قصہ پہلے بیان ہوچکا ہے بعد اسکے سودہ زمعہ کی بیٹی سے نکاح کیا اور سودہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بوڑھی ہوگئین آپ نے چاہا کہ اونکو طلاق دیں تب اونہون نے اپنی باری عائشہ کو دیدی اور کہا کہ مجھکو اب مردونکی حاجت نہین رہی ہے میرا مطلب یہی ہے کہ قیامت کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویونمین اوٹھون بعد اسکے مکے مین ہجرت سے دو برس پہلے عائشہ ابوبکر صدیق کی بیٹی سے نکاح کیا اور ایک روایت مین ہجرت سے تین برس پہلے شوال کے مہینے مین نکاح کیا اوسوقت حضرت عائشہ چھہ برس کی تہین اور ہجرت سے دوسری برس بماہ شوال مدینے مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ کو ہم بستر کیا اوسوقت مین حضرت عائشہ نو برس کی تہین اور حضرت کی وفات کے وقت اٹھارہ برس کی تہین اور حضرت عائشہ نے سترہوین رمضان سنہ اٹھاون ہجری کو مدینے مین وفات پائی اور بقیع مین دفن ہوئین اور اسکے سوا بھی روایت ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا عائشہ کے کسی کنواری عورت سے نکاح نہین کیا اور کنیت اونکی ام عبداللہ ہے اور انکے بعد حضرت حفصہ عمر فاروق کی بیٹی سے نکاح کیا ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو طلاق دی سو جبرئیل نے آکر کہا کہ خدای تعالے تمکو فرماتا ہے کہ رجعت کرو اسلیئے کہ حفصہ روزے بہت رکھتی ہے اور نماز بہت پڑہتی ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ آپنے اس لیئے رجوع کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ

حاشیہ متعلق صفحہ بستم ۱

الا بعض حالات سے اور طلاق کی
دو قسمیں ہیں ایک سنی اور دوسری بدعی طلاق سنی
کی دو قسم ہیں ایک احسن اور دوسری حسن سنی جو کہ احسن
ہے اس طرح ہوتی ہے کہ اپنی منکوحہ کو ایام طہر میں کہ
اون ایام میں ہم صحبت نہ ہوا ہو اور حیض نہ آتا ہو بشرطیکہ اس
طہر میں صحبت نہ کی ہو ایک طلاق رجعی دیوے اور پھر
تجرد سے یہانتک کہ اوسکی عدت گذر جائے تو نکاح جاتا
رہے اور حسن وہ ہے کہ عورت کو ایک طہر میں کہ جسمیں
صحبت نہیں کی ایک طلاق دیوے اور دوسرے طہر میں بھی
کہ صحبت نہ ہو دوسری طلاق دیوے اور تیسرے طہر میں تیسری
طلاق دیوے اور بدعی یہ ہے کہ مطلق ہے عورت کو ایک طہر میں
تین طلاقیں یا دو طلاقیں دیوے پس اگر اس طرح طلاق دیگا تو طلاق
واقع ہو جاویگی الا یہ شخص گنہگار ہوگا اور اگر حالت حیض میں
طلاق دیگا یا اوس طہر میں کہ جسمیں صحبت کی ہو تب بھی طلاق
بدعی کہلاتی ہے اور ان دونوں صورتوں میں رجعت کرنی
بعضوں کے نزدیک واجب ہے اگرچہ [illegible] ۲ جو شخص ایک بار یا دو
بار صریح طلاق دیوے اوسکو جائز ہے کہ عدت میں [illegible]

[illegible] جیسے صحبت کرنیکا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
مسئلہ [illegible]
[illegible]
دو طلاقیں [illegible] عورت [illegible]
کہ بعد عدت [illegible] اوسکو طلاق [illegible]
اور دو [illegible] عدت [illegible] صحبت [illegible]
اور اس طلاق [illegible] کیا اور اوسکو دو طلاق [illegible]
[illegible] نکاح نہیں
[illegible] اوسکو آزاد کیا [illegible]

حاشیہ متعلق صفحہ ۲

[illegible]

کر سکتی بدون شرائط مذکورہ بالا

بیع بدون عدول کر سکیگا ۔۔ کذا فی تحفۃ المحسنین **مسئلہ**

اگر خاوند قسم کہاوے کہ میں چار مہینے تک اپنی

منکوحہ سے قربت نکرونگا اور اگر کسی شخص کی منکوحہ

لونڈی ہو تو دو مہینے کی قسم کہاوے اسکو ایلا

کہتے ہیں پس اگر اس شخص نے قسم پوری کی تو طلاق پڑیگا

اور نہیں تو کفارہ دینا پڑیگا ۱۲ **مسئلہ** خاوند اپنی

منکوحہ کو یا اسکے کسی عضو کو تشبیہ دیوے ایسی عورت کے

ساتھ جو اسپر حرام ہو بسبب نسب یا رضاع کے ہمیشگی

منکوحہ سے کہے کہ تو میری ماں کی پشت کی مثل ہے

یا بہن یا بیٹی کی [illegible] اور اسکو ظہار

کہتے ہیں [illegible]

جماع کرنا اسکو حرام ہے [illegible]

[illegible] کذا فی تحفۃ المحسنین

[illegible]

حاشیہ متعلق صفحہ بست و نہم

حضرت زینب اور انکا بھائی راضی نہو
نہ ہوئیں کیونکہ یہ اشراف اور ترکی پہر راضی ہوگئے اور نکاح کر دیا جبکہ
حضرت زینب زید کے نکاح میں آئیں تو وہ انکی آنکھوں میں
حقیر لگتی تہیں اسلیے کہ موافقت نہوئی جیسا کہ چاہیے تھی ہوتی تو زید حضرت
سے اکثر شکایت کرتے اور کہتے میں اسے چھوڑتا ہوں حضرت
منع کرتے کہ میری خاطر سے اسنے تجھکو قبول کیا اب چھوڑ
دینا دوسری ذلت ہے جب بار بار قضیہ ہوا حضرت کے دل میں
آیا کہ اگر ناچار زید چھوڑیگا تو زینب کی دلجوئی
بغیر اسکے نہیں کہ میں نکاح کروں لیکن منافقوں کی

طعن سے ڈرتے کہ کہینگے اپنے بیٹے کی جورو سے نکاح کیا
[illegible]
کہ بیٹے کی جورو گرچہ منہ بولا ہی ہو [illegible] حضرت زینب
[illegible] اللہ تعالی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مولوی محمد نظام
صاحب عبد اللہ العاصی

پر مہربان تھے واللہ اعلم اور ام حبیبہ ابو سفیان کی بیٹی سے نکاح کیا اوس وقت مین
وہ حبش مین تھین نجاشی حبش کے بادشاہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے
چار سو دینار مہر کے اونکو دیے اور عثمان بن عفان اونکی نکاح کی متولی ہوئی اور
ایک روایت مین خالد بن سعید بن العاص متولی نکاح کے ہوے اور ام حبیبہ نے
سنہ چوالیس مین وفات پائی اور ام سلمہ سے نکاح کیا اونہون نے سنہ باسٹھ
مین وفات پائی اور انکی وفات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بیبیون کے پیچھے ہوئی
اور بعضے روایت مین سبکے پیچھے میمونہ نے وفات پائی اور زینب بنت جحش کی بیٹی سے
نکاح کیا اور یہہ آپکی پہوپہی کی بیٹی تہین پہلے زید بن حارثہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
لے پالک کے نکاح مین تھین جب زید نے اونکو طلاق دی تب حضرت کی بیبیون مین داخل
ہوئین اور سنہ بیس مین مدینے مین وفات پائی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے
بعد سب بیبیون سے پہلے انہون نے وفات پائی اور سب مین پہلے یہی نعش پر اوٹہائی
گئین اور نعش سے مراد یہ ہے کہ جنازے پر کئی لکڑیان جہولی کی صورت پر مضبوط لگائین
تاکہ ستر خوب ہووے اور جویریہ حارث کی بیٹی سے نکاح کیا جویریہ غزوہ بنی مصطلق مین
قید ہوکر ثابت بن قیس کے حصے مین پڑین ثابت نے اونکو مکاتب کیا جویریہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین زر کتابت مانگنے کو آئین صورت اونکی اچھی تھی آپ نے
فرمایا کیا مین اس سے بہتر نکرون یعنے کتابت کا مال تیری طرف سے ادا کرون اور تجھسے
نکاح کر لون جویریہ اس بات پر راضی ہوئین تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مال
کتابت کا ادا کر کے اونسے نکاح کر لیا سنہ پچپن مین جویریہ نے وفات پائی اور صفیہ سے
نکاح کیا صفیہ حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد مین تہین خیبر کے غزوے مین قید ہوئین

پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو ازاد کیا اور یہی آزاد کرنا اونکا مہر ٹہرایا اور جویریہ

سنہ پچاس میں وفات پائی اور میمونہ سے نکاح کیا یہ خالد بن ولید اور

عبد اللہ بن عباس کی خالہ ہین جس جگہ آپ نے اونسے نکاح کیا تہا اوسی جگہ

سنہ اکیاون میں اور بعضو نکے نزدیک سنہ چہیاسٹہ مین میمونہ نے وفات

پائی اور اوس جگہ کا نام سرف ہے اور پہلے قول بموجب آپکے سب بی بیونکے

پیچہے انکے وفات ہوئی اور سوا خدیجہ کے ان سب عورتونکے روبرو جنکا ذکر ہوچکا ہے

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور یہ سب حضرت کے بعد باقی رہیں

اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے تینتیسویں برس زینب بنت خزیمہ

سے نکاح کیا یہ آپکے پاس دو یا تین مہینے زندہ رہین اوسکے بعد وفات پائی

اور سوا انکے وہ عورتین تہین کہ آپ نے اونسے نکاح کیا یا منگنی کی اور یہ

کام انجام کو نہین پہونچا منجملہ اونکی فاطمہ بنت ضحاک سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے نکاح کیا جب آیت تخییر نازل ہوی اونکو اختیار دیا اس بات کا کہ حضرت کی خدمت مین

رہے یا دنیا کو اختیار کرے اوسنے دنیا کو اختیار کیا تب آپنے اوسکو جدا کیا بعد

اوسکے وہ اونٹ کی مینگنیان چنتی تہی اور کہتی تہی کہ مین کم بخت ہون کہ دنیا

کو اختیار کیا اور شراف دحیہ کلبی کی بہن سے نکاح کیا اور دخول نہین کیا اور

خولہ بنت ہذیل سے بغیر مہر کے نکاح ہوا خولہ نے اپنا نفس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کو بخش دیا تہا اور ایک روایت مین ہے کہ ام شریک نے اپنا نفس بخشا تہا اور

اسما جونیہ سے نکاح کیا کہتے ہین کہ جب آپ نے چاہا کہ اوسکو ہاتہ لگادین

اوسنے کہا اعوذ باللہ منک یعنے خدا کی پناہ تجہسے مانگتی ہون تب آپنے اوس

مفارقت کی اور عمرہ بنت یزید اور ایک عورت غفار سے اور العالیہ بنت ظبیان ان سبکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دخول سے پہلے طلاق دی اور صلت کی بیٹی انکے نزدیک ہونے سے پہلے مرگئی اور ایک اس عورت تہی حضرت نے چاہا کہ اوس سے نزدیک ہون تو اوسکو فرمایا ہبی لی نفسک یعنے اپنا نفس مجھکو دے اوسنے کہا کہ کوئی عورت برعیتہ اپنا نفس بازاریکو دیتی ہے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو جدا کیا اور ایک عورت کی درخواست کی اوسکے باپنے کہا کہ اوسکی سفید داغ ہین حالانکہ اوسمین کوئی عیب نتہا جب وہ شخص لوٹ کر آیا تو سفید داغ پائے اور ایک عورت کے نکاح کی درخواست اوسکے باپ سے کی اوسکے باپنے اوسکی تعریف بیان کر کے کہا اس سے زیادہ یہ ہے کہ وہ کبہی بیمار نہین ہوئی ہے آپنے فرمایا کہ خدا کے نزدیک اوسکی کچھہ بہتری نہین ہے سو اسکو ترک کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ایک بی بی کا مہر سو اصفیہ اور ام حبیبہ کے جسکا بیان اوپر ہو چکا ہے پانسو درہم تہے اور یہ قول سب قولونسے زیادہ صحیح ہے

بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد امجاد کا

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد مین سے ایک بیٹے قاسم ہین اور حضرت کی کنیت اونہین کے نام سے تہی کہ حضرت کو ابو القاسم کہتے تہے اور دوسرے بیٹے عبد اللہ ہین کہ طیب اور طاہر ان دونون لقب اونکے تہے اور ایک روایت مین ہے کہ طیب اور تہے اور طاہر اور تہے اور زینب اور رقیہ اور ام کلثوم اور فاطمہ انکی بیٹیان تہین اور فاطمہ سب بیٹیون مین چہوٹی تہین ان لڑکون نے اسلام سے پہلے لڑکائین مین وفات پائی اور لڑکیان اسلام کا وقت پاکر مسلمان ہوگئین اور یہ سب لڑکے لڑکیان خدیجہ کے پیٹ سے تہی بعد اسکے مدینے مین ماریہ قبطیہ کے پیٹ سے ابراہیم پیدا ہوے

حضرت علی کو بہیردی کرے یہی آپ رکھتے حضرت علی سب دراہم زرہ کے قیمت حضور مین لائی آپ نے ایک مٹہی حضرت بلال کو دی

اور ستر روز کی ہوکر وفات پائی اور ایک روایت مین سات مہینے کی اور ایک روایت مین اٹھارہ مہینے کی ہوکر انتقال ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب اولاد نے سوا بی بی فاطمہ کی حضرت کی زندگی مین وفات پائی فقط فاطمہ رض کا آپکی وفات کے چھہ مہینے کے بعد وصال ہوا اور زینب ابو العاص کے نکاح مین تھین اونسے ایک لڑکا علی نام اور ایک لڑکی امامہ نام پیدا ہوئی علی لڑکا ئین مین گذر گئے اور امامہ جب جوان ہوئین تو امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے بعد حضرت فاطمہ کے اونسے نکاح کرلیا اور بعد علی رض کے مغیرہ بن نوفل بن حارث نے اونسے نکاح کیا اور اونسے ایک لڑکا یحیٰی نام پیدا ہوا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا امیر المومنین علی کے نکاح مین تھین اونسے حسن رض اور حسین رض اور محسن تین لڑکے اور رقیہ اور زینب اور ام کلثوم تین لڑکیان پیدا ہوئین محسن لڑکپن مین گذر گئے اور رقیہ بھی بالغ ہونے سے پہلے گذر گئین اور زینب کا نکاح عبد اللہ بن جعفر سے ہوا اونسے ایک لڑکا علی نام پیدا ہوا اور یہ اونہین کے پاس مرین اور ام کلثوم کا نکاح امیر المومنین عمر سے ہوا اونسے ایک لڑکا زید نام پیدا ہوا اور بعد عمر رض کے اونسے عون بن جعفر نے نکاح کیا اونکے بعد محمد بن جعفر نے اور اونکے بعد عبد اللہ بن جعفر نے نکاح کیا اور رقیہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح مین تھین اونسے ایک لڑکا عبد اللہ نام پیدا ہوا اور لڑکپن مین گذر گیا اور جس روز کہ زید بن حارث فتح بدر کی خوشخبری مدینے مین لائے اوسی روز رقیہ نے وفات پائی پھر بعد رقیہ کے حضرت عثمان نے ام کلثوم سے نکاح کیا اونہون نے بھی نوین برس شعبان کے مہینے مین حضرت عثمان کے نکاح مین وفات پائی

حاشیہ متعلق صفحہ بست و چہارم

[illegible]

کہ ان دونوں کے
خوشبو و عطر کے لئے لے آؤ اور باقی آپ نے خانہ
حضرت ام سلمہ کو دیکر فرمایا کہ اس سے جہیز تیار
خانہ داری کا سامان بی بی فاطمہ کا کرو و ایک پلنگ
دو نہالی کتان کی دو چادر مصری کی اور ایک تکیہ اور دو
بازو بند چاندی کے اور ایک مشک پانی بھرنے کی اور دو گھڑی
مٹی کے اور چند چیزیں اسی قسم کی تیار ہوئیں پھر
آپ نے تشریف لا کر بیچ ان مہاجرین و انصار کو
جمع کر کے خطبہ پڑھ کر نکاح حضرت فاطمہ کا ساتھ حضرت علی
کے کر دیا اور مہر چار سو دینار چاندی کے کہ [illegible]

وغیرہ وضو [illegible]
[illegible] وضو [illegible] حضرت [illegible]
اور نکاح [illegible] علی
استغفار [illegible] کیا تھا [illegible]
[illegible]
[illegible]
جیسا کہ [illegible]
اور [illegible] حبیب [illegible]
کہ حضرت [illegible] فاطمہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

اور عثمانؓ سے پہلے رقیہؓ عتبہ کے پاس اور ام کلثومؓ عتیبہ کے پاس تہین اور یہہ
دونو ابو لہب کے بیٹے تہے

بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچون اور پہوپہیون کی نامون کا

حارث اور قثم اور زبیر اور حمزہ اور عباس اور ابو طالب اور عبد الکعبہ
اور حجل اور ضرار اور غیداق اور ابو لہب یہہ گیارہون چچا تہے اور صفیہ
اور عاتکہ اور اروی اور ام حکیم اور برہ اور امیمہ یہہ چہہون پہوپہیان تہین
ان سب مین سے تین ایمان لائے تہے حمزہ اور عباس اور صفیہ

بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامونکی نامون کا

زید بن حارثہ اور اونکے بیٹے اسامہ اور ثوبانؓ اور ابو کبشہ بدر مین ابو کبشہ موجود تہے
جسروز عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اوسیدن انہون نے وفات پائی اور انیسہ
اور شقران ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شقرانؓ کو اپنے باپ کے
کی میراث مین پایا تہا اور ایک روایت مین ہے کہ عبد الرحمن بن عوف سے مول لیا تہا
اور رباح اور یسار یسار کو عرنیون نے مار ڈالا اور ابو رافع انکو عباس نے آپکی خدمتمین
گذرانا تہا جسوقت ابو رافع نے عباسؓ کے مسلمان ہونیکی خبر پہونچائی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اونکو آزاد کیا اور سلمی سے کہ آپکی چہوکری تہین اونکا نکاح ہوا اور عبید اللہ
نام اونسے ایک لڑکا پیدا ہوا عبید اللہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے کاتب تہے
ابو مویہبہ اور فضالہ فضالہ ملک شام مین وفات پائی اور رافع ان سبکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے آزاد کر دیا تہا اور مدعم انکو رفاعہ جذامی نے آپکی خدمتمین ہدیہ گذرانا تہا

25

غزوہ وادی القرے مین مارے گئے اور کرکرہ انکو ہوذہ بن علی یمانی نے بطور نذر
کے بہیجا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو آزاد کیا اور زید یہ ہلال بن یسار کو
دادا تہے اور عبید اور طہمان اور مابور قبطی مابور کو مقوقس نے تحفی مین بہیجا تہا اور
واقد یا ابو واقد اور ہشام اور ابو ضمیر اور وہ غنیمت کے مال مین ملے تہے حنین کے
دن انکو آزاد کیا اور ابو عسیب نام اونکا احمر تہا اور ابو عبید اور سفینہ اور وہ ام سلمہ
غلام تہے ام سلمہ نے اس شرط سے انکو آزاد کیا کہ جب تک زندہ رہین حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت کرین سفینہ نے کہا کہ اگر تم یہ شرط نکرتین تو بہی مین حضرت سی الگ
نہوتا اور ابو ہند اور انجشہ اور وہ اونٹونکو حدی کہا کرتے تہے اور ابو امامہ بعضے تاریخ
والون نے اس سے زیادہ بیان کئے ہین

بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چہوکریونکی نامون کا

سلمی اور ام رافع اور رضوی اور امیمہ اور ام ضمیر اور ماریہ اور شیرین اور ام ایمن
انکا نام برکہ تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گود مین لیا تہا اور ریحہ چہوکریان بنی قریظہ
مین سے تہین اور میمونہ بنت سعد اور خضرہ اور خویلہ

بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمونکی نامون کا

انس بن مالک اور ہند اور اسماء یہہ دونو حارثہ کی بیٹیان تہین اور ربیعہ بن کعب
اسلمی اور عبد اللہ بن مسعود اور عقبہ بن عامر اور بلال اور سعد اور ذو مخمر یا ذو مخبر
کہ نجاشی کا بہتیجا یا بہانجا تہا اور بکیر بن شداخ لیثی اور ابو ذر غفاری

بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہرہ دینے والون کی نامونکا

سعد بن معاذ نے بدر کے دن نگہبانی کی اور ذکوان بن عبد قیس اور محمد بن مسلمہ انصاری نے اُحد کے دن حفاظت کی اور زبیر نے خندق کے دن اور عباد بن بشر اور سعد بن ابی وقاص اور ابو ایوب اور بلال نے وادی القری مین رکھوالی کی اور جب یہ آیت اوتری وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ آپ نے حکم دیا کہ اب کوئی

پہرا چوکی ندیا کرے

بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلچیونکے نامون کا

عمرو بن اُمیّہ کو نجاشی کے پاس بھیجا نجاشی حبش کے بادشاہونکا لقب ہوتا ہے اور اوسکا نام اصحمہ تہا اصحمہ کا ترجمہ عربی زبان مین عطیہ ہے سو نجاشی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خط مبارک کو اپنی انکہون پر رکہا اور تخت سے اوترکر نیچے زمین پر بیٹہا اور مسلمان ہوگیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین نجاشی نے نوین برس وفات پائی سو آپ نے نجاشی کے جنازے کی نماز غائبانہ پڑہی اور دحیہ کلبی کو ہرقل بادشاہ روم کے پاس بہیجا اوسکے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت دلیلونکے ساتہہ ثابت ہوئی اور ارادہ مسلمان ہونیکا کیا لیکن اوسکی قوم نے اوسکے ساتہہ موافقت نکی وہ ڈرا کہ اگر مین مسلمان ہوجاؤنگا تو سلطنت جاتی رہیگی اس سبب سے مسلمان نہوا اور عبد اللہ بن حذافہ کو کسریٰ فارس کے بادشاہ کے پاس بہیجا کسریٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کو پہاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا آپ نے فرمایا اللہ تو اسکے بادشاہی ٹکڑے ٹکڑے کر ڈال

چنانچہ عنقریب کسریٰ مارا گیا اور حاطب بن ابی بلتعہ کو مقوقس کے پاس بھیجا مقوقس
اوسکا لقب ہے جسکے قبضے مین مصر اور اسکندریہ ہے سو مقوقس قریب باسلام
ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اقدس مین ماریہ قبطیہ اور شیرین
کو اور سفید خچر کہ نام اوسکا دلدل تھا تحفے مین بھیجا اور ایک روایت مین ہے
کہ ہزار دینار اور بیس کپڑے بھی بھیجے اور عمرو بن عاص کو جیفر اور عبد اللہ
عمان کے بادشاہونکے پاس بھیجا یہ دونو جلندی کے بیٹے تھے سو یہ دونون
مسلمان ہو گئے اور عمرو کو رعیت سے زکوٰۃ لینے اور اونمین احکام اسلام
جاری کرنے سے منع نہین کیا سو عمرو اون لوگونمین رہتے تھے یہانتک کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور سلیط بن عمرو کو ہوذہ بن علی یمامہ
کے رئیس کی طرف بھیجا ہوذہ نے سلیط کی تعظیم کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے حضور اقدس مین کہلا بھیجا کہ بہت اچھی چیز ہے جسکی طرف تم بلاتے ہو اور
مین اپنی قوم کا خطیب اور شاعر ہون سو مجھکو خلافت کے کام مین کچھ تصرف دو
آپ نے یہہ بات قبول نفرمائی اور ہوذہ مسلمان نہوا اور شجاع بن وہب کو حارث
غسانی بادشاہ بلقا کے پاس بھیجا بلقا ملک شام مین ایک شہر ہے اوسنے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے نامۂ مبارک کو پھینککر کہا کہ مین فوج کے ساتھ اوسطرف روانہ
ہوتا ہون بادشاہ روم نے اوسکو اس بات سے منع کیا اور مہاجر بن امیہ کو
یمن مین حارث حمیری کے پاس بھیجا اور علاء بن الحضرمی کو منذر بن ساوی
بادشاہ بحرین کے پاس بھیجا سو وہ مسلمان ہو گیا اور ابو موسیٰ اشعری اور معاذ بن
جبل کو یمن کیطرف بھیجا سو رعیت اور بادشاہ یمن کے بغیر لڑے مسلمان ہو گئے

۲۸

حاشیہ متعلق صفحہ بست و ہشتم

کہ تم دو کل آ پہونچو صبح کو دونون نے کہا
کہ رات شیرویہ نے پرویز کو مار ڈالا تم چلے جاؤ اور
وہ رات منگل کی اور دسوین جمادی الاول سنہ ۷ ہجری
کے تھے وہ روانہ ہو گئے باذان کے پاس پہونچے اور
حال بیان کیا باذان نے کہا کہ اگر یہ خبر سچ ہے تو وہ
بیشک پیغمبر ہین اور سب لوگ سچے ہین میں مسلمان ہو جاؤنگا
اور نہین دونون نامہ شیرویہ کا بنام باذان کے پہونچا
وہی کہ پرویز ظالم تھا اوسنے اوسے قتل کیا اور
تمکو مقرر کیا ہے پر قائم رکھا اور جو شخص کہ دعوی پیغمبری
عرب مین کرتے ہین اوسے دق نہ کرو

سن کر جب یہ حکم اوس کا پہونچا
پہونچا باذان اور کئی ورقے ساتھ اپنے دونون ایلچی مسلمان ہوئے
پہونچا باذان اور فارس کے جو وہان تھے مسلمان ہوئے
پہونچا اور سب اہل یمن باذان اور فارس کے
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اسلام کی خبر دی
اور سر حضرت کے ڈالا ایلچیان نے اپنے پاس
کسری نے خواب دیکھا کہ ... باذان کسری آگے
پاس اللہ تعالی نے ... باذان ... سال
اور طالق اور ... کسری باذان ... سلطنت
چلا ... اور ... سلطنت ... اوس
باذان ... اور ... حبیب اللہ
نوشیروان ... سلطنت ... کا ... نامہ
ترجمہ عجز شدہ

بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لکھنے والونکی نامونکا

چارون خلیفے اور عامر بن فہیرہ اور عبد اللہ بن ارقم اور ابی بن کعب اور ثابت بن قیس بن شماس اور خالد بن سعید اور حنظلہ بن ربیع اور زید بن ثابت اور معاویہ اور شرحبیل بن حسنہ

بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مخصوصونکی نامونکا یعنی جنپر مہربانی اور عنایت زیادہ تھی

چارون خلیفے اور حمزہ اور جعفر اور ابوذر اور مقداد اور سلمان اور حذیفہ اور عبد اللہ بن مسعود اور عمار اور بلال

بیان عشرہ مبشرہ کی نامونکا

چارون خلیفہ اور سعد بن ابی وقاص اور زبیر ابن العوام اور عبد الرحمن بن عوف اور طلحہ بن عبید اللہ اور ابوعبیدہ بن الجراح اور سعید بن زید*

بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسپان ودوابونکی نامونکا

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سرکار مین دس اس گھوڑے تھے اونمین سے ایک سکب تھا اور اوسپر احد کے دن سوار تھے اور اوسکا ماتھا اور ہاتھ پاؤن سفید تھے مگر سیدھا ہاتھ بدن کے رنگ تھا اور بدن سڈول اور موٹا پا مناسب تھا اور آپنے اوسپر مسابقت کی تھی اور سبقت کر کے خوشوقت ہوئے تھے اور مرتجز اور یہ وہ ہی کہ خزیمہ بن ثابت نے اوسکے حق مین گواہی دی تھی اور لزاز مقوقس کے ہدیہ مین سے تھا اور لحیف ربیعہ کے ہدیہ سے اور ظرب فروہ جذامی کے ہدیہ سے

للعہ لحیف بروزن امیر وزبیر ادق عـ سکب کمیت تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب گھوڑے ...

ف قاموس مین اوسکا نام قصوا ہے بروزن حمرا اور لکہا ہی واللہ اعلم ۱۲

اور ورد منیم وار یکے ہدیہ سے اور خضر بیس اور ملاوح اور سنجہ کہ اوسکو مین نے سوداگر وسے مول لیا تہا اور تین بار اوسپر سبقت کی تہی بس اوسکے منہ پر ہاتہہ پہیر کر فرمایا ما انت الا بحر اور بحر کشادہ قدم اور تیز چلنے والے گہوڑیکو کہتے ہین اور تین راس خچر تہے دلدل مقوقس کے ہدیہ مین سے تہا اور زمانہ اسلام مین سب خچرون سے پہلے اسی پر سوار ہوئے تہے اور فضہ اسکو ابوبکر صدیق نے قبول فرمایا تہا اور ایلیہ بادشاہ ایلہ کے ہدیہ سے تہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سرکار مین ایک دراز گوش تہا اوسکو یعفور کہتے تہے اور آپکی سرکار مین گائے بیل کی جنس سے کوئی چیز نہتی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیس اونٹنیان دودہ دیتی ہوئین غابہ مین تہین اور غابہ مدینے کے نزدیک ایک جگہ ہے اور ایک اونٹنی دودہ دیتی ہوئی سعد بن ابی عبادہ نے بنی عقیل کے مواشی مین سے آپکو ہدیہ بہیجے تہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قصوے نام ایک اونٹنی تہی کہ اوسپر ہجرت کے وقت سوار ہوئے تہے اور جب وحی نازل ہوتی تہی تو سوا قصوے کے آپکو کوئی چیز نہین اوٹہا سکتے تہے کہتے ہین کہ عضبا اور جدعا بہی اوسکا نام ہے ایکبار اوسکو اعرابی کے اونٹ کے ساتہہ دوڑایا اونٹ اوس سے آگے نکل گیا یہ بات مسلمانونکو ناگوار معلوم ہوئی آپنے فرمایا کہ اللہ تعالے پر لازم ہے کہ جو چیز امورات دنیا سے غالب ہووے اوسکو ایک وقت مغلوب کر دیوے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سرکار مین سو بکریان تہین اور ایک بکری آپہی کے دودہ پینے کے لئے مخصوص تہی اور ایک سفید مرغ تہا اور آپکی پاس نو تلوارین تہین اوّل تلوار ذو الفقار تہی کہ غنیمت بدر مین بنی الحجاج کے مال مین سے ملی تہی اور حضرت صلی اللہ

لازم ہے برابر ہے کہ اللہ تعالے کی عادت جاری ہی کہ ایسی غرور ہوا کرتا ہی واللہ تعالے پر کوئی چیز لازم

۳۰

علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا گویا آپکی طرف شکست ہوئی ہے تعبیر بیان کی
کہ مسلمانون کو ہزیمت ہوگی اور یہ صورت اُحد کے دن واقع ہوئی اور تین
تلوارین بنی قینقاع کے مال سے ملی تہین قلعی اور بتار اور حتف اور ان سب
تلوارونمین سے مِخذم اور رسوب تھی اور ایک تلوار اپنے باپ سے میراث
مین پائی تہی اور عضب کہ سعد بن عبادہ نے گذرانی تہی اور قضیب اسکو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے سب تلوارونسے پہلے باندہا تھا اور آپکے پاس چار نیزے
تھے ایک کا نام مُثنی تھا اور باقی تین نیزے بنی قینقاع سے ملے تھے
اور ایک آدہا نیزہ تھا کہ عیدین مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو
اوٹھایا جاتا تھا اور ایک لکڑی سر ٹیڑہا ایک گز کی لانبی اور ایک نیم عصا کہ
کہ اوسکو عرجون کہتے تھے اور ایک باریک عصا کہ اوسکو ممشوق کہتے تھے
آپکے پاس تھے اور چار کمان ایک ترکش اور ایک ڈہال کہ اوسپر گدہ کی صورت بنی
تہی بطور ہدیہ کے آپکے پاس آئی تہی آپنے دونو ہاتھ لیکے اوسپر رکہے تو وہ صورت
مٹ گئی انس کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی منہنال اور تہنال
چاندیکی تہی اور منہنال اور تہنال کے بیچ مین کئی حلقے چاندیکے تھے اور آپکے پاس سعدیہ اور
فضہ دو زرہین تہین بنی قینقاع کی سلاح سے آئی تہین اور ایک زرہ ذات الفضول
نام سے تھی اوسکو حنین کے روز پہنا تھا اور کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس حضرت داؤد علیہ السلام کی زرہ تہی جسکو داؤد علیہ السلام نے
جالوت کے قتل کے دن پہنا تھا اور ذات السبوغ نام ایک خود تھا اور
ایک کمر بند تھا اوسمین چاندیکے تین کنڈل پڑے تھے اور آپکا نشان سفید تھا

۳۱

اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد وفات شریف کے کتنی چیزین چہوڑین
دو کپڑے حبرہ کے جو یمن مین ایک قسم کی چادر ہوتی ہے اور ایک
ازار یمانی اور دو کپڑے صحاری کے اور ایک کرتا صحاری کا اور ایک کرتا سحولی کا
اور ایک جبہ یمنی کا اور خمیصہ یعنے چادر نقشی اور ایک کمل سفید اور تین یا چار
چہوٹی ٹوپیان غیر بلند اور ایک لحاف درس کا رنگا ہوا اور آپکے پاس ایک
تہیلا چمڑیکا تہا اوسمین آئینہ اور کنگہی ہاتہی دانت کی اور سرمہ دانی اور قینچی
اور مسواک رہا کرتے تہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچہونا چمڑیکا تہا اور
اوسمین بجائے روئی کے چہوہاریکی چہال بہری تہی اور ایک پیالہ تہا اوسمین
تین جگہ چاندیکے پتر لگے تہے اور ایک پیالہ پتہر کا تہا اور ایک بڑا برتن کانسیکا
تہا اوسمین مہندی اور وسمہ طیار کرتے تہے جسوقت آپکے سر مبارک مین گرمی کا اثر
معلوم ہوتا تہا اوسکو سر پر رکہتے تہے اور ایک شیشیکا پیالہ تہا اور ایک برتن کانسے کا تہا اوس سے آپ غسل
کیا کرتے تہے اور ایک اسپیالہ تہا اور ایک پیمانہ تہا اوس سے فطر کا صدقہ ناپتے تہے اور چوتہائی حصہ صاع
کا تہا اور چاندی کی انگوٹہی تہی اوسکا نگ بہی چاندیکا تہا اور اوسپر محمد رسول اللہ کندہ تہا
اور ایک روایت مین ہے کہ انگوٹہی لوہیکی تہی اور اوسکا نگ حلقہ مین
چاندسے چہپا تہا اور نجاشی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دو سیاہ
موزے بہیجے تہے آپنے اونکو پہنا تہا اور آپکے پاس ایک کالا کمل تہا
اور ایک عمامہ تہا اوسکو سحاب کہتی تہے اور دو کپڑے روزمرہ کے کپڑونکے
علاوہ اونکو جمعہ کے روز پہنتے تہے اور رومال تہا کہ آپ اوس سے
وضو کرکے بعد منہ پونچہتے تہے

مسئلہ جائز ہے کہ آدمی ایک آدمی کا فطرہ کئی مسکینوں کو دیوے ۱۲ درمختار

مسئلہ صدقہ فطر کے عوض قیمت دینا جائز ہے کذا فی مالا بد منہ

مسئلہ عید سے پہلے ہی صدقہ فطر دینا جائز ہے لیکن سنت یہ ہے کہ عیدگاہ جانے سے پہلے ادا کرے اگر عید کے دن صدقہ فطر ادا نہ کیا تو جب چاہے قضا کرے ۱۲ مالا بد منہ مسئلہ جس شخص کے سبب بیماری یا بڑھاپے کے

روزہ [illegible]

۱۲ عالمگیریہ مسئلہ [illegible]

کہ صدقہ فطر کے دینے میں تین چیزیں [illegible]

قبول ہوتا روزہ کا اور [illegible]

[illegible] مسئلہ

۱۲ مفتاح الجنۃ مترجم عفی عنہ [illegible] جائز [illegible]

انگوٹھی [illegible] کی انگوٹھی [illegible]

اور [illegible]

۱۲ مترجم عفی عنہ

حاشیہ متعلق صفحہ سی و سوم

اور جو کچھ اسکے سوا ہے

خارق عادت ہیں جو ظاہر ہو وہ خارق عادت ہیں

مثل انبیاء علیہم السلام اور جو کوئی دیکھو خارق

عادت کو باعتبار ظاہر کے ہے ۱۲ مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ شریف

مترجم ۵ شق القمر کا قصہ یہ ہے کہ قبل ہجرت کے

مکہ معظمہ میں ابوجہل اور ولید بن مغیرہ اور عاص

بن وائل وغیرہ کئی سردار قریش نے جمع ہو کر آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر تم سچے ہو تو چاند کے

دو ٹکڑے کر دو آپ نے فرمایا کہ اگر میں ایسا کروں تو تم

ایمان لاؤ گے اونہوں نے کہا کہ ہاں ہم ایمان لاوینگے

آپ نے اللہ جل جلالہ سے درخواست کی

کہ یکایک شق ہو کے چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک

ٹکڑا سب نے دیکھا [illegible]

پہاڑ کے اوپر ایک ٹکڑا جبل [illegible] کے اوپر

علاوہ اس گروہ کے جو سب [illegible]

اور دونوں ٹکڑے آپس میں [illegible]

جدا ہو دونوں ٹکڑے درمیان [illegible]

کہا کہ یہ ابو جہل کا سحر [illegible]

اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۲ الکلام المبین [illegible] رحمۃ اللہ [illegible]

بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات باہرات کا

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزونمین سے قران ہے اور یہہ سب معجزونسے بڑہکر ہے کوئی شخص قران کی ایک صورت کی برابر بہی بناکر نلا سکا اور اگلے پچہلے اخبار سے مطابق واقع کے خبر دینے ولا ہے

اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ بارہا طولیت مین فرشتون نے آپکے سینہ مبارک کو چیرا اور علم اور ایمان سے اوسکو بہرا

اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگونسے قصہ معراج اور بیت المقدس کے جانیکا بیان کیا کافرون نے سنکر جہٹلایا اور بیت المقدس کی بعضی نشانیونکو جنہیں آپ نے غور نہین فرمایا تہا پوچہا اللہ تعالی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیت المقدس کو ظاہر کردیا سو جو کچہہ لوگ پوچہتے تہے آپ ٹہیک ٹہیک بیان فرماتے تہے

اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کو دو ٹکڑے کر ڈالا

اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ قریش نے آپس مین عہد کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مار ڈالین جب آپ گہر سے باہر تشریف لائے یہہ لوگ سینونپر ٹہڈیان ڈالکر زمین کیطرف دیکہنے لگے تب آپ نے ایک مٹہی خاک لیکر فرمایا کہ شاہت الوجوہ اور اون لوگونکے منہونپر ڈالدی سو جس جسکے منہ پر وہ کنکریان پہنچین بدر کے روز وہ سبکے سب مارے گئے

اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن ایک مٹہی بہر خاک دشمنونکے منہ پر ڈالی سو اللہ تعالی نے اون لوگونکو شکست دی

اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غار مین چہپے

مکڑی نے غار کے منہ پر جالا پورا تا کہ لوگ جانین کہ غار مین کوئی نہین ہے

اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ جب سراقہ بن مالک نے ہجرت کے وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھا کیا اوسکے گھوڑے کے پاون سخت زمین مین گھس گیے

اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کی پیٹھہ پر ہاتھہ پھیرا اور وہ بکری نر سے جفت نہین ہوتی تھی سو اوس بکری نے دودہ دیا اور اسیطرح ام معبد کی بکری نے دودہ دیا حالانکہ وہ بکری دودہ دیتی نہ تھی

اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کی کہ یا اللہ بسبب انکے اسلام کو عزت دے چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا

اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کرم اللہ وجہہ کے لیے دعا کی کہ خدا تعالی انسے گرمی اور سردی کی تاثیر دور کرے اور اپنا آب دہن مبارک اونکی آنکھون مین لگا دیا حالانکہ حضرت علی کی آنکھین دکھتی تھین سو اوسیوقت اچھی ہو گئین بعد اوسکے پھر کبھی نہ دکھین

اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ قتادہ بن نعمان کی آنکھہ مین زخم لگا تھا اور اور پانی ہو کر رخسارے پر بہہ آئی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسی آنکھہ کو اوسکی جگہہ پر رکھہ دیا سو وہ آنکھہ قتادہ کی پہلی آنکھہ سے بہتر اور خوبصورت ہو گئی

اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عباس کے لیے دعا کی کہ اللہ تعالی اونکو قرانکے ٹھیک معانی بیان کرنا اور سمجھہ دین مین دے

سو ایسا ہی ظہور مین آیا

۱۴ اور ایک معجزہ یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جابرؓ کے چھوہاروں
مین برکت ہونیکی دعا کی اور وہ چھوہارے بہت تھوڑے تھے سو جابرؓ نے اونکے
سے قرضخواہونکا حق ادا کیا اور تیرہ ۱۳ وسق چھوہارے بچ رہے
۱۵ اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ جابرؓ کا اونٹ سب سے پیچھے چلتا تھا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس اونٹ کے لیئے دعا کی سو اوسیوقت سے وہ
سب سے آگے چلنے لگا
۱۶ اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انسؓ کی دعا کی کہ
اللہ تعالی اونکی عمر بڑی کرے اور مال اور اولاد بہت دے سو ایسا ہی واقع ہوا
۱۷ اور ایک معجزہ یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مینہہ برسنے کی دعا کی سو
ایک ہفتہ تک برابر برستا رہا بعد اوسکے دعا کی کہ اب نہ برسے سو فوراً ابر جاتا رہا
۱۸ اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اللہ تعالے
عتبہ بن ابولہب کو ہلاک کر ڈالے سو موضع زوراء مین کہ ملک شام سے متعلق ہے
اوسکو شیر نے مار ڈالا
۱۹ اور ایک معجزہ یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے مسلمان ہونیکو فرمایا
اوسنے کہا اس کہنے پر کوئی گواہ ہے آپ نے فرمایا کہ ہان یہ درخت گواہی دیگا بعد اوسکے درخت کو
بلا کر گواہی چاہی سو اوس درخت نے پاس آکر تین بار گواہی دی اور پھر اپنی جگہ پر پلٹ گیا
۲۰ اور ایک معجزہ یہ ہے کہ حضرت صلعم نے دو درختونکو حکم دیا کہ اکٹھے ہو جاو سو وہ درخت اکٹھے ہو گئے
بعد اوسکے علحدہ ہو گئے ۲۱ اور ایک معجزہ یہ ہے کہ انسؓ کو حکم دیا کہ تم چھوہارونکے درختوں سے
جا کر کہو کہ تمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ اکٹھا ہو کر آؤ سو وہ درخت

اکٹھا ہو کر آئے جب آپ قضاے حاجت سے فارغ ہوے انس رضی اللہ سے
فرمایا کہ ایسے کہدو کہ اپنی جگہ پر چلے جاوین تب وہ درخت اپنی جگہہ پر پلٹ گئے

اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے اور ایک درخت زمین
چیرتا ہوا آپکے پاس آکر کہڑا ہوا جب آپ جاگے اصحاب نے یہ قصہ بیان کیا آپنے
فرمایا کہ یہ درخت اللہ تعالی سے اجازت لیکر میرے سلام کو آیا ہے

اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ جن راتونمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے
درختون اور پتھرون نے آپکو سلام کیا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اوس پتھر کو
پہچانتا ہون جو میرے نبی ہونے سے پہلے مکہ مین مجھکو سلام کیا کرتا تھا

اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر بنایا گیا
جس ستون پر آپ تکیہ لگاکر خطبہ پڑہا کرتے تھے رونے اور فریاد کرنے لگا

اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھہ پر کنکریون نے
تسبیح کہی اور اسی طرح کہانے نے تسبیح کہی

اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کافرون نے
بکری کے گوشت مین زہر ملایا سو اوس بکری نے آپسے عرض کر دیا کہ مجہمین زہر ملا ہے

اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ اونٹ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی
کہ مالک مجھکو چارہ کم دیتے ہین اور کام بہت لیتے ہین

اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ ہرنی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
مین التماس کیا کہ آپ مجہکو قید سے چھوڑ دین مین اپنے بچونکو دودہ پلا کر چلی آون

٣٦

محمد عبد الرحمن خان سررشتہ دار عفی عنہ

آپ نے اوسکو چھوڑ دیا اور نے کلمہ شہادت کا پڑھا

اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن خبر دی
کہ فلانا کافر اسجگہ اور فلانا کافر اوسجگہ قتل ہو گا سو کسی نے اونمین سے اوس جگہ سے
تجاوز نکیا جہان آپ نے اوسکا ٹھکانا ثابت پایا تھا + + +

اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ میری امت کے
لوگ دریا مین جہاد کرینگے اور ام حرام اونمین داخل ہے سو مطابق اوسکے واقع ہوا

اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ عثمان رضی اللہ
عنہ کے سامنے بڑی بلا آویگی سو ایسا ہی واقع ہوا اور اوس بلا مین حضرت عثمان شہید ہوے

اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو فرمایا کہ میرے بعد
لوگ اوروں کو تمپر ترجیح دینگے سو یہہ صورت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین واقع ہوئی

اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن رضی اللہ عنہ کے
حق مین فرمایا کہ یہہ میرا بیٹا سید ہے اور نزدیک ہے کہ اللہ تعالی اسکے سبب دو بڑے
گروہ مسلمانون مین صلح کرادیگا سو مطابق اسکے واقع ہوا

اور ایک معجزہ یہہ ہے جس رات صنعا مین اسود عنسی کذاب مارا گیا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوسکے قتل کی خبر دی کہ فلانے نے اوسکو مارا اور صنعا مین
ایک شہر ہے

اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس کو فرمایا
تعیش حمیدا و تقتل شہیدا یعنے زندگانی کریگا خوشحال اور مارا جاویگا شہید سو
ثابت یمامہ کے روز شہید ہوے

حاشیہ متعلق صفحہ سی و ہشتم

بیٹھتے ہی دل میرا مائل باسلام ہوا اور میں
مسلمان ہو گیا آپ نے کیا کیا کہ اور بھی تمہارا مطلب ہے بیٹھ
کہا کہ یا رسول اللہ میرے تین مطلب ہیں اول یہ
کہ میں عاشق کی ہوں شوق باجے اور شراب اور نکہ
بازی کا بہت رکھتا ہوں دوسرا یہ کہ ہمارے ملک میں قحط
بہت ہے تیسرا یہ کہ میرے اولاد نہیں ہی سب مجھے اولاد
کی تمنا ہے آپ ان تینوں باتوں کے لیے دعا فرماوی
آپ نے فرمایا کہ الٰہی یہ سب راگ اور باجے
سے تو توفیق فراغت

فرمان کی کہ سب اور بیبی حرام
ہوئی اور تیسرے حلال عورتیں بلیس اور اس نے تیری
تین بار دعا کی اور اولاد بھی عنایت کی فرمان
اور یہ نصیب ہوا اور اولاد سے وہ سب عیب
کہتا ہے کہ خدا تعالی سے وہ سب میسر
ہوئے اور ملک میں آباد اور بہت
نصیب ہوئی اور تیسرے اس کے تین جا عورتیں اس سے نکاح
ہو گیا اور چار عورتیں تین جا عورتیں اس سے بیٹا عادل
میں آمین اور جتنا ان بن بارن بیٹا عادل
باید ۱۲ ۱۳ الکلام المبین
اور پیش جمع اللہ سے عفی عنہ
ذریت حیات العالمین

جن اوسکو آیندہ کی خبرین پونہچایا کرتا تہا تین رات متواتر اوس جن نے سواد بن قارب کو خبر دی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ہین اونکے دین کی پیروی کر تا ہے سواد بن قارب بموجب اِس خبر کے آکر مسلمان ہوا

۴۲ اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ سوسمار نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت کی گواہی دی

۴۳ اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خندق مین ایک صاع جو سے ہزار آدمیونکو پیٹ بہر کر کہانا کہلایا اور کہانا پہلے حال سے زیادہ تہا

۴۴ اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ لشکر کا توشہ ختم ہو گیا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی توشہ کو جمع کر کے برکت ہونیکی دعا کی بعد اونکے سب لشکر مین اوسکو تقسیم کیا سو وہ سبکو کافی ہوا

۴۵ اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ ابو ہریرہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ایک مٹھی چہوہارے لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے لیے ان چہوہارون مین برکت ہونے کی دعا کیجے سو آپ نے دعا کی ابو ہریرہ کہتے ہین کہ مین نے ان چہوہارونکو توشہ دان مین رکہہ لیا ہر چند نکالتا تہا تمام نہین ہوتے تھے کئی وسق اللہ کی راہ مین صرف کیے اور ہمیشہ مین کہانا کہلاتا تہا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تب وہ برکت جاتی رہی

۴۶ اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل صفہ کے ایک پیالہ ثرید مین دعوت کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین رو برو اگر متعرض ہوتا تہا کہ مجہکو بہی بلا دین یہان تک کہ لوگ چلے گئے اور پیالہ مین باقی نرہا مگر کچھ کنارہ مین لگا رہگیا تہا آپ نے اوسکو اکٹہا کیا تو ایک لقمہ ہوا اوسکو اونکی انگلی پر

فرمایا کہ اللہ کے نام کی برکت سے کہا ابوہریرہؓ کہتے ہیں قسم ہے خدا کی کہ میں نے
اوس سے خوب سیر ہو کے کہایا

اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اونگلیوں سے پانی جاری
ہو گیا اور چودہ سو آدمیوں نے پیا اور اوس سے وضو کیا

اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ
جسمیں تہوڑا سا پانی تہا لائے آپنے چاہا کہ اپنی اونگلیاں اوس پیالہ میں رکہیں
اوسمیں نہ سمائیں تب آپ نے چار اونگلیاں اوسمیں رکہیں اور فرمایا
آؤ سو سب نے وضو کیا اور یہہ سب لوگ ستر اور اسی کے درمیان میں تہے

اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ غزوہ تبوک میں تہوڑے سے پانی پر کہ ایک آدمی سیر ہو کر
پی سکتا تہا اوترے اور لشکر پیاسا تہا لوگوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
شکایت کی آپ نے ایک تیر اپنے ترکش سے نکالا اور فرمایا اس تیر کو اوس
پانی میں گاڑ دو سو پانی جوش مارنے لگا اور سب لوگوں نے پیا اور سیراب ہو گئے
اور یہہ سب تیس ہزار آدمی تہے

اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ لوگوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں
شکایت کی کہ ہماری کنوئے کا پانی کہاری ہے آپ اصحاب کے ساتہہ تشریف
لیگئے اور اوسکے کنوئے پر کہڑے ہو کر آب دہن مبارک اوسمیں ڈالدیا سو میٹہا
پانی جاری ہو گیا اور کتنا ہی پانی بہرتے تہے کم نہیں ہوتا تہا

اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ ایک عورت اپنے لڑکے کو کہ گنجا تہا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں لائی آپ نے اوسکے سر پر ہاتہہ پہیرا سو بال اوگے اور درست

درست ہو گئی اور بیماری جاتی رہی اہل یمامہ نے یہہ بات سُنی سو ایک عورت وہان کی اپنے
لڑکے کو مسیلمہ کذّاب کے پاس لیگئی اوسنے اوس لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا سو وہ لڑکا
گنجا ہو گیا اور یہہ روگ اوسکی نسل مین باقی رہا

۵۵ اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ بدر کے روز عکاشہ کی تلوار ٹوٹ گئی اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک لکڑی کی چھڑ اونکو عطا کی سو وہ چھڑ تلوار ہو گئی اور عکاشہ کے
پاس رہا کی

۵۳ اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ خندق مین ایک سخت پتھر سامنے آیا ہر چند کسی مارتے تھے
اوسمین اثر نہین کرتی تھی تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ایک ماری
سو وہ پتھر پاش پاش ہو گیا

۵۴ اور ایک معجزہ یہہ ہے کہ ابو رافع کا پاؤن ٹوٹ گیا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوسپر ہاتھ پھیرا سو وہ پاؤن اچھا ہو گیا کہ کبھی ٹوٹا نہ تھا اور معجزے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے بیشمار ہین کسی کتاب اور دفتر مین نہین سما سکتے ہین

بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کا

بارھوین ربیع الاول پیر کو بوقت چاشت تریسٹھ برس کی عمر ہو کر حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور عمر کی اسکے سوا بھی روایت ہے
اور چودہ دن آپ بیمار رہے اور بدھ کی رات دفن ہوئے اور جان کندنی کے
وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ پانی کا تھا اوسمین آپ ہاتھ بھگو
کر چہرۂ مبارک پر پھیرتے تھے اور فرماتے تھے اللھم اعنی علی سکرات الموت

یعنے اے اللہ مدد کر میری موت کی تکلیفون پر اور جب روح مبارک نکل گئی
حاضرین نے آپکو چادر حِبرہ سے ڈھک دیا اور ایک روایت مین ہے کہ یہہ
چادر فرشتون نے ڈالدی تھی اور اوسوقت بعضے اصحاب نے کمال بیطاقتی سے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کا انکار کیا اور یہہ حال عمر رضی اللہ عنہ کا تھا اور
عثمان رضی اللہ عنہ کو سکوت لاحق ہوا اور علی کرم اللہ وجہہ متحیر و بیحرکت ہو گئے
ابوبکر صدیق اور حضرت عباس سب اصحاب مین مستقل رہے بعد اوسکے حجرے کے
دروازے سے لوگون نے سنا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل نہ دو اسلیے کہ
آپ طاہر مطہر ہین بعد اوسکے دوسری آواز سنی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل
دو کہ پہلی بات کا کہنے والا شیطان تھا اور مین خضر ہون اور خضر علیہ السلام نے
صحابہ سے تعزیت کی اور کہا اِنَّ فِی اللّٰہِ عَزَاءً مِنْ کُلِّ مُصِیْبَۃٍ وَّخَلَفًا مِنْ کُلِّ ۹۲
ہَالِکٍ وَّدَرَکًا مِنْ کُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰہِ فَثِقُوْا وَاِلَیْہِ فَارْجِعُوْا اِنَّ
الْمُصَابَ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ اسکے معنی یہہ ہین کہ بیشک اللہ مین
تسلے ہے ہر مصیبت کی اور بدلہ ہے ہر گئی ہوئی چیز کا اور تاوان ہے ہر فوت ہوئی
چیز کا سو اللہ ہی پر اعتماد کرو اور اوسی کی طرف رجوع کرو بیشک مصیبت زدہ
وہی ہے جو مصیبت کے ثواب سے محروم ہے اور اس مین اختلاف ہوا
کہ برہنہ غسل دین یا کپڑون سمیت پھر سب پر نیند غالب ہو گئی اور غیب سے آواز آئی
کہ کپڑون سمیت غسل دو سو جاگ کر ویسا ہی کیا اور علی اور عباس اور عباس کے بیٹے فضل
اور قثم اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام شقران اور اسامہ ان سب نے غسل دیا
اور اوس انصاری [illegible] علی رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شکم مبارک پر ہاتھہ رکھتے اور

اور بعد موت کے بھی اوپر آپ کے
ضرر پہنچاوے دو موتیں جمع نہ کریگا جو موت آپکے مقدر
تھی سو ہوچکی پھر باہر نکلے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں
سے گفتگو کرتے تھے روکا لوگ حضرت عمر کو چھوڑ کے انکی طرف
آئے اونھوں نے خطبہ پڑھا اور من کان یعبد محمدا
فان محمدا قد مات و من کان یعبد الله فان الله
حی لا یموت یعنے جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پوجتا
ہو تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو مر گئے اور جو کوئی خدا
کو پوجتا ہو تو خدا زندہ ہے کبھی نہ مریگا ١

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ
یعنے نہیں ہیں محمد مگر ایک پیغمبر بیشک گذر گئے ہیں
ان سے پہلے بہت پیغمبر سو کیا اگر وہ مر جاویں یا مارے جاویں
تم پھر جاؤ گے الٹے پاؤں اور جو کوئی پھر جاویگا الٹے پاؤں اپنی
ایڑیوں پر تو ہرگز نہ بگاڑیگا اللہ کا کچھ اور بدلا دیگا اللہ شکر گزاروں کو
اور لوگوں نے گویا اس آیت کو جانا ہی نہ تھا جب تک
حضرت ابوبکر نے اس خطبہ میں نہ پڑھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یقین ہوا ٣

[illegible]

فائدہ عظیمہ زیارت قبر شریف کی

یہ حدیث تو ثابت ہو چکی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا من حج ولم یزرنی فقد جفانی
من حج فزار قبری بعد موتی کان کمن زارنی
فی حیاتی یعنی جو کوئی حج کرے بعد اوسکے میری قبر کی زیارت کرے
میری موت کے بعد گویا کہ اوسنے زیارت کی میری حالت حیات میں
اور صحابہ حیات کی زیارت سے بیشک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے
یعنی درمختار میں لکھا ہے جیسا کہ دیکھا ہیں تو ضرور ثابت ہے
یہ بات ثابت ہو چکی کہ جو کوئی زیارت قبر شریف کی کرے
اور درمختار صحیح المسلم انبیا اور اولیا کی قبر کو سجدہ کرنا
اور طواف و زیارات اونسے مانگنا اور نذر و نیاز کرنا
حرام ہے بلکہ ان چیزوں میں بعض چیزیں ایسی ہیں کہ کفر
کو پہونچاتی ہیں پیغمبر صلی اللہ

[illegible]

اور سورہ بقرہ کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ [illegible]
جب کہ ان کے زیارت کرنے کی نسبت [illegible]
نے کہ زیارت قبر [illegible]
اور ابو داؤد میں مسلم [illegible]
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی میری زیارت کرے
بعد میری موت کے گویا کہ اوسنے میری زیارت کی
جس نے زیارت کی [illegible]
اور فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ [illegible]
زیارت قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
مسلم امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کی [illegible]
کہ جو کوئی قبرستان میں جاوے اور [illegible]
عطا کرتا ہے [illegible] رسول علیہ السلام [illegible]

اور سورۃ تکاثر پڑھکر ثواب ان مردوں کو بخشے [illegible]

مین سے کوئی چیز نہ نکلی کہا صلی اللہ علیک لقد طبت حیًا و میتًا یعنے تم پر رحمت اللہ کی ہو جیو پاکیزہ ہو تم حیات مین بہی اور بعد موت کے بہی اور سحول کے سفید تین کپڑون مین کفن دیا اور سحول یمن مین ایک گانو نکا نام ہے اور اون کپڑون مین کرتہ اور عمامہ نہ تہا بلکہ تین چادرین بغیر سلی ہوئی تہین اونہین مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لپیٹا تہا اور آپکی نماز تنہا تنہا بغیر جماعت کے پڑہی گئی اور شقران نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوڑہنی کی سرخ چادر قبر مین آپکے نیچے بچہا دی اور اسمین اختلاف ہوا کہ قبر بغلی بنا دین یا سیدہی کہود دین آخر یہ قرار پایا کہ جو پہلے آوے وہ اپنا کام کرے بغلی کہودنے والے پہلے آئے سو قبر آپکی بغلی کہود دی گئی اور حجرہ شریفہ عائشہ رضی اللہ عنہا مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دفن ہوے اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما آپکے پاس مدفون ہوے فقط

بفضلہ تعالی یہہ رسالہ سنہ ۱۲۸۳ بارہ سو تراسی ہجری نبوی مین ترجمہ کیا گیا حق سبحانہ تعالی سے امید یہ ہے کہ مسلمان بہائیونکو اس سے نفع دے اور مترجم اور اوسکے مان اور باپ کے گناہون سے درگذرے اور بخش دے اور ظاہر اور باطن کی نعمتین عطا فرماوے ربنا اغفر لی ولوالدی وللمؤمنین یوم یقوم الحساب وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

تمت

مخمس جناب مولوی فرد صاحب کانپوری تضمین بر غزل ملا احمد جام

۱
[illegible]

خورشید برج سلطنت جمشید تخت کبریا

۲
[illegible]

هم انبیا را خاتمی هم مجتبی هم مصطفی

۳
[illegible]

بر انبیا داری شرف چندانکه بر مس کیمیا

۴
[illegible]

قرآن بحق پیغام تو ای [illegible] را بها

۵
[illegible]

ای از گل رخسار تو فردوس اعلی را صفا

۶
[illegible]

هستی توئی صاحبقران در دین و دنیا بادشا

۷
[illegible]

دین تو سر آمد چو ابو القاسم مبارک گشت ترا

۸
[illegible]

واللیل وصف موی تو نعت جمالت الضحی

۹
[illegible]

ای رحمة للعالمین هستی امام انبیا

[illegible]

خلق تو عین کوثر است و شیر تو دریای عطا

[illegible]

بر معجزه پیغمبری آمد ترا آهو گواه

[illegible]

ما از خرست چون صبح دم گر دمیه عالم ضیا

[illegible]

طاق شریعت با گره عرش مجید درگاه

[illegible]

با گیسو مشک ختن گردم نه تو با خسته خطا

[illegible]

خسته را مرهم ... دا الشفا

[illegible]

صحنت ناقرشید با ظفر دستت قدید تیغ قضا

[illegible]

اندر عالم پاک آمدی مانا قدرت مرحبا

[illegible]

در زمانش نشسته ولی چرا در تو وفا

درمانده ایم ای پیشوا در شدت خوف و رجا
چون عذر خواه ما توئی دریاب آخر کار ما
از حق بخواه ای کامران عفو گناه بیکران

قطعهٔ تاریخ طبع از منشی امداد علی اثیم

در فضل رب العالمین بر سم بالکت رخلد
چون طبع مدحت گسترم گوید بر آن جا شا

خاتمة الطبع

قدسیان طارم علی اور کروبیان عالم بالا مسلمین عرب و عجم و مومنین ہر دو عالم کو بشارت دیتے ہیں کہان ہیں نقد جان
راہ خدا میں [illegible] مس کو ہر دو کر رسول کے لینے والے سر کے قدم کرکے دوڑین چشم بینا اپنی کہولیں دست [illegible] لیں
جان بہی مانگیں ارزان ہی قیمت میں دین یہ وہ کتاب مستطاب اعجاز مشحون یعنی در المکنون ترجمہ سرور المحزون ہے جس میں
سراپا بیان محبوب خدا درج ہوا ہے حرز جان بنائیں ذکر اوسکا پڑہیں لوگونکو سنائیں دنیا میں زندگی کے مزے حاصل ہون
مرینگے بعد جنت میں داخل ہون برگزیدہ لم یزلی جناب حافظ محمد شوکت علی خلف الصدق جناب شیخ امیر علی صاحب [illegible]
شاہجہانپوری ڈپٹی کلکٹر ضلع بیلی بہیت نے اردو زبان میں ترجمہ کیا اوسکی تصحیح در بامید میں خان والاشان محمد عبد الرحمن
[illegible] دار سر رشتہ [illegible] کانپور نے مساعی جمیلہ و کوشش جلیلہ کی جابجا حاشیہ چڑہایا سہو کاتب و غلطی املا کو
شیخ قاسم علی ولد شیخ امیر علی سے تو اگر مقابلے میں رہی حرف حرف صحت ہو گئی ہے اکبر خان خوشنویس کا لکہا درستی
[illegible] سبحان اللہ منشی امداد علی نے پروف کی صحت کی نظر ثانی میں جو غلطی باقی رفع حجت کی مولا بخش
وہ عرق ریزی کی کہ کتاب کا رنگ الالہ ہو گیا کہ ورق ورق مرورین کی [illegible] گل لالہ ہو گیا اوسپر مرزا فتح علی بیگ مصور
لوح کو تختہ فردوس بنایا اور کاغذ ایسا کیا کہ جما یا اس [illegible] اور کارگذاری [illegible] کتاب لاجواب میں جزین [illegible]
صفحات متن کل ہوئے پانچ جز میں ختم ہوا تاریخ دہم ماہ شعبان [illegible] ہجری مطبع رونق ہند کانپور واقع [illegible]
مرزا تہو بیگ کے حسن اہتمام سے طبع ہوئی اللہ تعالی جزائے خیر دے دنیا و آخرت میں بہلا کرے

[illegible] امام انبیا